رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۸۵

قادیان

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر — غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ششماہی اندرون ہند ۸/

قیمت ششماہی بیرون ہند لعہ

جلد ۲۳ | مورخہ ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۳۰ جولائی ۱۹۳۵ء | نمبر ۲۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ جولائی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ؛

صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ کو تا حال بخار ہے۔ احباب دعا سے صحت فرمائیں۔

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی جلال الدین صاحب شمس مولوی محمد سلیم صاحب اور حافظ محمد رمضان صاحب کو پہلا نمبر ضلع سیالکوٹ ایک جلسہ میں شمولیت کے لئے بھیجا گیا ؛

افسوس ہے کہ (۱) مفتی محمد منظور صادق صاحب ابن حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی اہلیہ صاحبہ انتڑیوں کے مرض میں مبتلا رہنے کے بعد ۲۷ جولائی کو لاہور میں وفات پا گئیں۔ نعش بذریعہ لاری قادیان لائی گئی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جنازہ پڑھایا (۲) چراغ بی بی صاحبہ والدہ مولوی نور محمد صاحب اوورسیر ۲۵ جولائی بقضائے الٰہی فوت ہو گئیں حضرت مولوی شیر علی صاحب نے جنازہ پڑھایا اور وہ مقبرہ بہشتی میں مدفون ہوئیں (۳) منشی نور احمد خان صاحب کلرک دفتر مقبرہ بہشتی کی ہمشیرہ ماجدہ ۲۵ جولائی قادیان میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون احباب مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالےٰ کو راضی کرنے کے یہی دن ہیں

جب خوف کے دِن آتے ہیں۔ تو بڑے بڑے پاجی اور خبیث لوگ بھی صدقات اور خیرات کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ اس وقت یہ باتیں کام نہیں آتی ہیں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کا غضب بھڑک چکا ہوتا ہے۔ لیکن جو شخص عذاب کے آنے سے پہلے خدا تعالےٰ سے ڈرتا ہے اور اس سے صلح کرتا ہے۔ وہ بچا لیا جاتا ہے۔ پس خدا تعالےٰ کو راضی کرنے کے یہی دن ہیں۔ میں بلا مبالغہ کہتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ نے جس قدر اپنی ہستی کا ثبوت مجھے دیا ہے۔ میرے پاس الفاظ نہیں جنمیں میں اُسے ظاہر کر سکوں۔ وُہی خدا ہے جس نے براہین کے زمانہ میں ان تمام امور کی جو آج تم دیکھ رہے ہو خبر دی۔ ان ہندوؤں سے جو ہمارے جدی دشمن ہیں۔ پوچھ لو۔ کہ اس زمانہ میں اس جلوۂ قدرت کا کہاں نشان تھا۔ پھر جب وہ ساری باتیں پوری ہو چکی ہیں پھر جو باتیں آج وہ بتاتا ہے۔ وہ کیونکر پوری نہ ہونگی۔ اس خدا نے مجھے خبر دی ہے۔ کہ عنقریب خطرناک وقت آنیوالا ہے۔ زلازل آئینگے۔ اور موتوں کے دروازے کھل جائینگے۔ پس اس سے پہلے کہ وہ خطرناک گھڑی آ جائے۔ اور موت اپنا مونہہ کھولکر حملہ شروع کرے۔ تم نیکی کرو۔ اور خدا تعالےٰ کو خوش کر لو۔" (الحکم ۳۱ جولائی ۱۹۰۶ء)

حضرت امیر المومنین کی بورڈنگ تحریک جدید میں رونق افروزی

طلبا بورڈنگ کو حضرت امیر المومنین کی شاگردی کا شرف حاصل ہوا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ابتداء سے ہی تجویز تھی۔ کہ حضور مہینہ میں ایک دفعہ بورڈران تحریک جدید کو خاص طور پر شرف ملاقات بخشیں گے۔ لیکن اس وقت تک گوناگوں مصروفیتوں کے باعث حضور کوئی موقعہ نہ نکال سکے۔ اب جبکہ لڑکوں کو موسم گرما کی رخصتیں ہونے والی ہیں حضور نے از راہ ذرہ نوازی بورڈنگ تحریک جدید کا معائنہ فرمانے کا ارادہ فرمایا۔ چنانچہ حضور ۲۵ جولائی صبح ½۸ بجے بورڈنگ تحریک جدید میں تشریف لے گئے۔ تمام بورڈر صف بستہ کھڑے تھے۔ حضور نے فرمایا کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں۔ کمرہ میں چلیں۔ وہاں حضور نے سب کو باری باری شرف مصافحہ بخشا اور ہر ایک لڑکے سے بڑی محبت اور پیار کے ساتھ اس کا نام اس کے والد کا نام اور جائے سکونت دریافت فرماتے رہے۔ نیز یہ کہ کیا اس کا دل لگ گیا ہے۔ کوئی تکلیف تو نہیں ہے۔ جب سب بورڈر مصافحہ کر چکے تو حضور نے ان کو قرآن کریم اور قاعدہ یسرنا القرآن لا کر اپنا سبق سنانے کا ارشاد فرمایا۔ سب سے پہلے چھوٹے بچوں کا گروپ پیش ہوا۔ جو قاعدہ یسرنا القرآن پڑھ رہا ہے۔ حضور طلباء کے ساتھ چٹائی پر بیٹھ گئے۔ اور بچوں کو دائرہ کی صورت میں اپنے سامنے بٹھا لیا۔ ہر ایک سے اس کے پڑھے ہوئے میں سے تھوڑا تھوڑا سنا نیز مختلف مقامات سے خود انگلی رکھ کر بھی پڑھوایا۔ اور ہر ایک کے مناسب حال ہدایات دیں۔ حروف کے مخارج کو سمجھانے کے لئے خود پڑھ کر بتایا۔

اس کے بعد دوسرا گروپ اسی صورت میں حلقہ بنا کر حضور کے ارد گرد بیٹھ گیا۔ اس گروپ کے طلباء سے حضور نے ناظرہ قرآن کریم پڑھوایا۔ اور پھر خود ترتیل سے چند آیات بطور نمونہ پڑھ کر بچوں کو ہدایت فرمائی۔ کہ اس طرح پڑھا کریں۔

پھر تیسرے گروپ سے قرآن کریم کا ترجمہ سنا۔ اور مختلف مقامات کے ترجمہ اور آیات کے مطالب سے طلباء کو آگاہ فرمایا

اسی طرح چوتھے گروپ سے بھی ترجمہ اور کچھ مختصر سی تفسیر سنی۔ اور خود بھی بعض مقامات کی تفسیر بتائی۔ حضور ساتھ ساتھ مختلف ہدایات سے بھی سرفراز فرماتے رہے۔ کل بورڈر ۳۴ تھے۔ جن میں سے دو لڑکے رخصت پر تھے۔

اس کے بعد حضور کمرہ سے باہر تشریف لے آئے۔ اور طلباء کو بلا کر ان سے ورزش کے متعلق سوالات دریافت فرماتے رہے اس سلسلہ میں چند چھوٹے چھوٹے بچوں کو جن کے قد قریباً برابر تھے۔ زمین پر لکیر کھینچ کر فرمایا۔ جاؤ سامنے کی دیوار سے دوڑ کر اس لکیر تک آؤ۔ دیکھوں کون اس لکیر تک پہلے پہنچتا ہے۔ اس طرح بچوں سے دوڑ کرائی۔ پھر بچوں سے دریافت فرمایا تم میں سے کون تیرنا جانتا ہے۔ اور لکیر کھینچ کر فرمایا۔ جو تیرنا جانتے ہیں وہ ایک طرف ہو جائیں۔ اس طرح معلوم ہوا کہ نصف سے کچھ کم لڑکے تیرنا جانتے ہیں باقیوں کے متعلق ہدایت فرمائی۔ کہ ان کو جلدی تیرنا سکھایا جائے۔

پھر حضور نے دریافت فرمایا کہ کون کون گھوڑے کی سواری جانتا ہے۔ معلوم ہوا ۱۳ لڑکے جانتے ہیں۔ حضور نے فرمایا انشاء اللہ ماہ اکتوبر میں اپنے دونوں گھوڑے منگا کر ان کو گھوڑے کی سواری کی مشق کرائی جائے گی۔ پھر حضور نے دریافت فرمایا کہ کون کون بندوق چلا سکتا ہے۔ معلوم ہوا کہ ۷ لڑکے بندوق چلا سکتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ کون کون غلیل چلا سکتا ہے۔ معلوم ہوا سات لڑکے غلیل چلا سکتے ہیں۔ حضور نے فرمایا ان کو سامان لے کر دے دیا جائے۔ یہ خود ہی غلیل بنائیں۔ اور پھر ان کو نشانہ کی مشق کرائی جائے۔

اس کے بعد حضور ½۱۱ بجے واپس تشریف لے آئے۔ وہ بچے بڑے ہی خوش قسمت ہیں جنہیں حضور کی اس قدر توجہ اور نوازش کا شرف حاصل ہے اور وہ والدین بھی بڑے خوش قسمت ہیں۔ جن کے بچوں کو یہ سعادت نصیب ہے۔ ہم انہیں مبارک باد کہتے ہیں کہ ان کے بچوں کو حضرت امیر المومنین کی شاگردی کا فخر حاصل ہوا۔ اللہ تعالےٰ بچوں کو اس مقصد میں کامیاب کرے۔ جس کے لئے بورڈنگ تحریک جدید قائم کیا گیا ہے۔ اور ان کے والدین کی اس خواہش کو پورا کرے جس کی خاطر انہوں نے اپنے بچوں کی جدائی برداشت کی ہے۔ آمین

خاکسار عبد الرحمٰن انور انچارج تحریک جدید قادیان

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

۲۶ تا ۲۸ جولائی ۱۹۳۵ء بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:-

دستی بیعت

نمبر	نام	ضلع
۱	سرفراز خان صاحب	ضلع ڈیرہ غازیخاں
۲	محمد ابراہیم صاحب	ضلع امرت سر
۳	جہان محمد صاحب	ضلع گجرات
۴	محمد عبد الرشید صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۵	فیروزہ خانم صاحبہ	" "
۶	عبد الغنی صاحب	ضلع جالندھر
۷	ہاشم علی صاحب	" مظفر نگر

تحریری بیعت

نمبر	نام	ضلع
۸	عبد الحق صاحب	ضلع گجرات
۹	برکت بی بی صاحبہ	ضلع گجرات
۱۰	سردار احمد صاحب	" "
۱۱	بشیر احمد صاحب	" "
۱۲	آمنہ بی بی صاحبہ	" "
۱۳	سردار بیگم صاحبہ	" "
۱۴	محمد اقبال سلیم صاحب	ضلع جالندھر
۱۵	عبد الخالق صاحب	ضلع ڈھاکہ (بنگال)
۱۶	خدیجہ بیگم صاحبہ	جموں
۱۷	ولی محمد صاحب	ضلع جھنگ
۱۸	ایک صاحب	ضلع گورداسپور گانواں

الفضل کا اشاعت فنڈ

احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف جو شورش برپا کر رکھی ہے۔ اس سے حق پسند احباب کے دل میں احمدیت کے متعلق تحقیق کا شوق پیدا ہو رہا ہے۔ اور وہ تصویر کا دوسرا رخ دیکھنے کے لئے بے قرار ہیں۔ لیکن ایسے لوگوں میں سے کئی ایک ایسے ہیں۔ جو اخبار خرید نہیں سکتے۔ غیر احمدیوں کی طرف سے ہمارے پاس مفت اخبار کے لئے اکثر درخواستیں موصول ہوتی رہتی ہیں۔ علاوہ ازیں کئی غریب احمدی بھی مفت یا رعایتی قیمت پر اخبار چاہتے ہیں۔ بعض مقامات پر نئی جماعتیں قائم ہوتی ہیں۔ ان کے استحکام کے لئے اخبار کا بھیجنا ضروری ہوتا ہے لیکن ہمارے پاس کوئی ایسا فنڈ نہیں جس سے ان کے نام اخبار جاری کئے جا سکیں۔ اس لئے صاحب استطاعت اصحاب اگر تبلیغ کی غرض سے مفت اشاعت کے لئے رقوم بھجواتے رہا کریں۔ اور بالخصوص خوشی کے مواقع پر اس فنڈ کو مضبوط

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ

مسجد شہید گنج کے متعلق احراریوں کے عذرات گناہ

مسجد شہید گنج کے متعلق مسلمانان لاہور نے جو مظاہرہ شروع کیا۔ اور جس کی وجہ سے پنجاب کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک شور برپا ہوگیا تھا۔ اس کے ختم ہوتے ہی احراری ان بلوں سے نکل آئے۔ جن میں اس شور و شر کے دوران میں جا دبکے تھے۔ اور لگے اپنی صفائی اور اپنی "وقار آمیز خاموشی" کی تائید میں اعلانات پر اعلان شائع کرنے۔ ان کی یہ حرکت اس درجہ مضحکہ خیز اور اتنی قابل نفرت ہے کہ ان کا خاص ڈھنڈورچی اخبار "احسان" بھی ضبط نہیں کر سکا۔ چنانچہ اسے لکھنا پڑا کہ

"ہم ان بزرگوں کی خدمت میں اس قدر عرض کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اب اپنے اپنے کارنامہائے فخر کی داستان سرائی اور دوسروں کی ہجو و مذمت کے بجائے نہایت سختی سے اپنے اعمال کا محاسبہ کیجئے۔ اپنی غلطیوں اور لغزشوں پر نظر ڈالئے ہمیں یقین ہے۔ کہ اس محاسبہ نفس کے بعد آپ میں سے کسی کی گردن اکڑی ہوئی نہیں رہے گی۔ اور سب کے سر ندامت و انفعال کے ساتھ غیور و شجاع ملت اسلامیہ کے سامنے جھک جائیں گے۔ جسے آپ کی بے تدبیریوں نے سخت ابتلا میں ڈال دیا ہے"

(۲۸ جولائی)

یہ تو اشاروں اشاروں میں باتیں تھیں۔ لیکن وہ چونکہ جو احراریوں کی شرمناک بزدلی اور فریب کاری کی وجہ سے عام مسلمانوں کو لگ چکا ہے۔ وہ ایسا نہیں۔ کہ اسے بآسانی نظر انداز کیا جا سکے۔ یا اسے نظر انداز کر کے اور احراریوں کے رویہ پر پردہ ڈال کر کوئی شخص ان مسلمانوں کو مونہہ دکھا سکے۔ جن کے سینے احراریوں کے متعلق غم و غصہ کی آگ سے جل رہے ہیں۔ اور جو مختلف رنگوں میں کھلم کھلا اس کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس لئے "احسان" کو بھی کس قدر صاف گوئی سے کام لے کر لکھنا پڑا۔

"وہ مجلس جو ان دنوں سب سے زیادہ منظم اور فعال جماعت سمجھی جاتی ہے۔ اور مجلس احرار اسلام کے نام سے قوم کے بڑے بڑے کارناموں میں دلیرانہ حصہ لے چکی ہے۔ اس موقعہ پر اس کی روش بھی عامۃ المسلمین کے لئے بے حد تعجب انگیز ثابت ہوئی۔ ابتداً اس مجلس کے زعمانے باوقار خاموشی کا وطیرہ اختیار کیا۔ جو اس لئے ہمارے نزدیک قابل فہم بھی تھا کہ مجلس تحفظ مسجد شہید گنج کے نام سے ایک جماعت اس مقصد کے لئے عمل کے جھنڈے گاڑ چکی تھی۔ لہذا ان کے لئے اس مسئلہ میں خاموش رہنا ہی مناسب تھا لیکن جب مسجد کی عمارت کے انہدام نے حالات بدل دیئے۔ اور صاف نظر آنے لگا۔ کہ تحفظ مسجد کی تحریک چلانے والوں کی بے تدبیری کے باعث عامۃ الناس میں سخت اشتعال پیدا ہو چکا ہے۔ تو اس مجلس کے زعما کا فرض تھا۔ کہ وہ حالات پر قابو حاصل کرنے کی کوشش کرتے۔ اور لاہور کے ان نوجوانوں کی التجاؤں کو سرپائے استحقار سے نہ ٹھکراتے۔ جو ان آزمودہ کار جرنیلوں سے قیادت کی درخواست کر رہے تھے۔ ہمارے اس اعتراض کا جواب اس مجلس کی طرف سے شاید یہ دیا جائے۔ کہ انہوں نے کانفرنس کے انعقاد کی تاریخ مقرر کر دی تھی۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ جب لاہور کے حالات اس کانفرنس کے انعقاد سے پہلے ان کی آنکھوں کے سامنے دگرگوں ہوگئے اور عامۃ المسلمین کا ایک طبقہ اس راستے پر ہو لیا۔ جو ان زعماء کے نزدیک ہلاکت و بربادی کے گڑھوں کی طرف لے جانے والا تھا۔ تو انہوں نے اپنے فرض کو کیوں محسوس نہ کیا۔ اور کس لئے تماشائی کی حیثیت میں خاموش بیٹھے رہے۔ اور تو اور ان حضرات سے اتنا بھی نہ ہو سکا۔ کہ مرنے والوں کے لئے ماتم کے دو اشک ہی بہا دیتے۔ اور مصیبت میں گرفتار ہونے والوں کے لئے ہمدردی کا کوئی کلمہ زبان سے نکال سکتے۔ بزرگان احرار کے متعلق ہمیں بہت حسن ظن ہے۔ لیکن سچ بات یہ ہے۔ کہ ان کی متذکرہ صدر بے اعتنائی کے جواز کے لئے ہمارے پاس بھی کوئی دلیل نہیں اس کے علاوہ اس حزینہ اخونین کے بعد زعمائے احرار کی طرف سے جو بیان شائع ہوا ہے۔ وہ انہیں اس ابتدائی خاموشی پر بھی قصوروار ثابت کر رہا ہے۔ جس میں ہم انہیں حق بجانب خیال کرتے تھے۔ کیونکہ اگر وہ پہلے ہی دن سے یہ محسوس کرتے تھے کہ مسجد شہید گنج کے حصول کی جد و جہد میں مسلمانوں کو خوفناک نقصانات برداشت کرنے پڑیں گے۔ اور مقصد پھر بھی حاصل نہ ہوگا تو انہیں پہلے ہی دن اپنے اس "علم" کو عامۃ المسلمین پر واشگاف کر دینا چاہئے تھا"

ان عبرتناک حالات میں "احسان" نے مسلمانوں کی بے بسی و بیکسی اور ان کی راہنمائی کا دعویٰ کرنے والوں کی غداری اور بیوفائی کا جن الفاظ میں نوحہ کیا ہے۔ وہ یہ ہیں۔

"آج پنجاب کا مسلمان اپنے آپ کو ہر طرف سے بے یار و مددگار بلکہ بے غمخوار و غمگسار پا رہا ہے۔ گورنمنٹ سکھ اور ہندو تو ایک طرف رہے۔ خود مسلمانوں کے بعض بہت بڑے ذمہ وار رہنما مسلمانوں کے اس اضطراب اور اس بے بسی سے ذرہ بھر متاثر نظر نہیں آتے۔ آج ہم پنجاب کے مسلمانوں کو اس بیکسی اور بے بسی کی حالت میں دیکھ رہے ہیں۔ اور وہ پابندیاں جو ان کی روزمرہ کی زندگی پر عائد کی جا چکی ہیں اس پر مستزاد ہیں۔ یہ صورت حال ان کے سیاسی مستقبل پر بھی اثر انداز ہوتی نظر آتی ہے۔ اس امر کے باوجود کہ مسلمانوں نے اپنے رنج و الم کے مظاہر کرنے میں انتہائی ضبط و تحمل کا ثبوت دیتے ہوئے سکھوں اور ہندوؤں سے کسی قسم کا تعرض نہیں کیا۔ نیز اس امر کے باوجود کہ ۹ار جولائی سے ۲۲ر جولائی تک کی درمیانی راتوں میں جبکہ شہر کے اندر مسلمان مضطرب الحال پھر رہے تھے۔ کسی مسلمان نے اپنے غصہ کا نزلہ کسی ہندو یا سکھ پر گرانے کا خیال تک نہیں کیا۔ ہندو اخبار یہ لکھ رہے ہیں کہ مسلمانوں کے مظاہرے اس امر کی دلیل ہیں۔ کہ پنجاب۔ کو آئندہ اصلاحات سے محروم کر دیا جائے"

شہید گنج کے اس ایک ہی قضیہ نے بتا دیا ہے کہ وہ لوگ جو ان کی راہنمائی کے سب سے زیادہ ذمہ وار اور سب سے بڑھکر فداکار بنتے تھے۔ وہ مشکل اور تکلیف کے وقت ان کے کہاں تک کام آسکتے ہیں ان کی کیونکر راہنمائی کر سکتے ہیں۔ اور انہیں کس طرح جانی اور مالی نقصان سے بچا سکتے ہیں۔ پھر یہی نہیں۔ بلکہ یہ بھی واضح ہوگیا ہے۔ کہ مسلمان آج پہلے سے بہت زیادہ پراگندہ۔ بہت زیادہ غیر منظم بہت زیادہ کمزور اور بہت زیادہ پریشان حال ہیں۔ اور ان باتوں میں کمی نہیں۔ بلکہ روز بروز زیادتی ہوتی جا رہی ہے۔ اور ان حالات سے جرأت پا کر مسلمانوں کے سیاسی مستقبل کو برباد کرنے کی تجاویز پیش کی جا رہی ہیں۔

ہر غور و فکر سے کام لینے والا انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ نتائج ہیں احراریوں کی اس فتنہ انگیزی کے جس میں انہوں نے مسلمانوں کو مبتلا کر رکھا ہے۔ اور اس غداری کے جس کا ثبوت مسلمانوں کے مفاد کو دوسروں کے ہاتھ فروخت کرنے اور مسلمانوں کے مقابلہ میں دوسروں کی تائید کرنے سے مل رہا ہے۔ کاش تباہی و بربادی کی اس حد تک پہونچ جانے کے باوجود مسلمان آئندہ ہی عبرت حاصل کریں احراریوں کی حقیقت سے خوب اچھی طرح واقف ہو جانے کے بعد پھر کبھی ان کے دھوکہ میں نہ آئیں۔ انہیں غرض کے بندے قرار دے کر کبھی منہ نہ لگائیں۔ ورنہ یاد رکھیں شہید گنج کا سانحہ کیا۔ احراری مسلمانوں کو ایسے ایسے چرکے لگائیں گے۔ کہ مسلمان ایک ادنیٰ ترین قوم سے بھی بدتر حالت کو پہنچ جائیںگے

انگلستان میں احرار کی ناجائز کارروائیوں کا ذکر

امپائر ورکرز کونسل کا اظہارِ نفرت کا ریزولیوشن

جُوں جُوں انگلستان کے لوگ ان کارروائیوں سے اطلاع پا رہے ہیں۔ جو احرار اور ان کے بعض دوست حکام کی طرف سے احمدیوں کے خلاف ہو رہی ہیں۔ وہاں کے سنجیدہ طبقہ میں اس پر حیرت کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ایک سابق گورنر نے حالات سُنکر کہا۔ کہ آخر میرے زمانہ میں بھی تو احرار موجُود تھے۔ اس وقت کیوں ان لوگوں کو یہ جُرأت نہ ہُوئی۔ میں ہمیشہ اپنے افسروں سے کہا کرتا تھا۔ کہ یہ خطرناک لوگ ہیں۔ ان کے فریب میں نہ آنا؛

اخبار "ڈیلی ٹائمز" لکھتا ہے۔ کہ پندرہ جولائی کو پیر کے دن امپائر ورکرز کونسل کے ان ممبران کے جلسہ میں جو مغربی لنڈن سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ میٹنگ کے ختم ہونے پر کونسل کے سکرٹری مسٹر چارلس فلر نے ایک مختصر تقریر میں ہندوستان میں نئی اصلاحات کے نفاذ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور انتہا پسند کنسرو ٹو ممبروں کے خیالات کا حوالہ دیتے ہُوئے جو انڈیا ڈیفنس لیگ کے نام سے مشہور ہیں۔ کہا۔ کہ گو انہیں اس جماعت کے سب خیالات سے اتفاق نہیں لیکن انہیں اس امر کو ضرور تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ بہت سے دیانت دار انگریزوں کی یہ رائے۔ کہ شدید نفاق میں گرفتار ہندوستانیوں کے سُپرد قانون اور امن کا محکمہ نہیں ہونا چاہیئے۔ بالکل بے وزن نہیں ہے؛

مسٹر فلر نے کہا۔ کہ عام فوجداری مقدمات میں ہندوستانی جج منصفانہ رویہ قائم رکھتے ہیں۔ لیکن جب مذہبی سوال پیدا ہو جائے۔ تو اُن میں سے بہت سے انصاف کو قائم نہیں رکھ سکتے۔ لیکچرار نے ایک قریب کے نہایت ہی گندے فیصلہ کا ذکر کیا۔ جس میں ایک ہندُو جج نے قانون کو ایک قیدی کے متعلق نہایت مضحکہ انگیز صُورت میں استعمال کیا ہے اس قیدی نے پنجاب کی ایک دُوسری مسلمان جماعت کی شدید ہتک کی تھی۔ اس جماعت کے دُشمنوں نے انگریزی قانُون کے اس ناجائز استعمال سے دلیر ہو کر اس جماعت پر اور بھی زیادہ ظلم شروع کر دیا ہے۔ ہتک نے بڑھ کر حملوں کی صُورت اختیار کر لی ہے۔ اور حملے ترقی کر کے روزِ روشن کی لُوٹ کی شکل میں تبدیل ہو گئے ہیں؛

اس قوم کا صرف یہ قصُور ہے۔ کہ وُہ قانون شکنی کے مخالف ہیں۔ اور حکومت کی اطاعت کو ضروری قرار دیتے ہیں۔ یہ حملہ کرنے والے لوگ چند ہندُو اور جماعت احرار کے لوگ ہیں۔ جو انتہا پسند کانگرسی ہیں؛

جلسہ کے اختتام پر بغیر کسی مخالفت کے بالاتفاق یہ ریزولیوشن پاس ہُوا:-

"ان مظالم کے خلاف جو احمدیہ جماعت قادیان پر بعض ہندُوؤں۔ اور جماعتِ احرار کی طرف سے (جو کہ ایک پیشہ ور ایجی ٹیٹروں۔ اور سڈیشن پھیلانے والوں کی جماعت ہے۔) ہو رہے ہیں۔ امپائر ورکرز کونسل کے ممبروں کا یہ جلسہ بڑے شد و مد سے احتجاج کرتا ہے"

اسی سلسلہ میں معلُوم ہُوا ہے۔ کہ پارلیمنٹ کی ایک پارٹی کے بعض ذمہ وار افسر ایک نوٹ تیار کروا رہے ہیں۔ جو غور کرنے کے لئے پارٹی کے لیڈروں کے سامنے پیش ہوگا۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ حالات کا پُورا مطالعہ کرنے کے بعد پارلیمنٹ کی ایک با اثر پارٹی اس سوال کو خاص طور پر اپنے ہاتھ میں لے گی؛

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کا جھوٹا الزام

نظارت دعوت وتبلیغ کی طرف سے ایک ٹریکٹ بعنوان "پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار" شائع کیا گیا ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے یہ امر پایۂ ثبوت تک پہونچایا گیا ہے۔ کہ دشمنانِ احمدیت کی طرف سے جو یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آپ کو نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل کہا۔ یا آپ کی توہین کی۔ یہ سراسر غلط ہے آپ تو فرماتے ہیں:۔

خدا خود سوزد آں کرم دنی را
کہ باشد از عدوانِ محمد
سرے دارم فدائے خاکِ احمد
دلم ہر وقت قربانِ محمد
بسے سہل است از دنیا بریدن
بیادِ حسن و احسانِ محمد
بدیگر دلبرے کارے ندارم
کہ ہستم کشتۂ آنِ محمد

نیز فرماتے ہیں:۔

"یہ بات اجلی بدیہات سے ہے۔ کہ شرک اور مخلوق پرستی کو دُور کرنا۔ اور وحدانیت اور جلالِ الٰہی کو دلوں پر جمانا سب نیکیوں سے افضل اور اعلےٰ نیکی ہے۔ پس کیا کوئی اس سے انکار کر سکتا ہے۔ کہ یہ نیکی جیسی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ظہور میں آئی ہے کسی اور نبی سے ظہور میں نہیں آئی آج دُنیا میں بجز فرقان مجید کے اور کونسی کتاب ہے۔ کہ جس نے کروڑہا مخلوقات کو توحید پر قائم کر رکھا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ جس کے ہاتھ سے بڑی اصلاح ہوئی۔ وُہی سب سے بڑا ہے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم" (براہین احمدیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم ونثر میں سے بطور نمونہ یہ فقط دو حوالے پیش کئے گئے ہیں۔ ورنہ آپ نے اس کثرت۔ اور اس زور شور کے ساتھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بے مثال شان کا اظہار فرمایا ہے۔ کہ تیرہ سو سال میں اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔

غرض عشقِ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے گداز

تو کوئی ہوشمند انسان ایک لمحہ کے لئے بھی یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ کہ آپ نے کبھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کی ہو۔ بالخصوص اس امر کے پیش نظر کہ آپ کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ روحانیت کا کوئی مقام بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع ومتابعت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ آپ کے الہام کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علم وتعلم سے ظاہر ہے۔

لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ "زمیندار" (۱۲ - جولائی) میں ایک بہاولپوری معاند احمدیت نے دُشمنانِ حق کی کاسہ لیسی کرتے ہوئے "مرزائیوں کا دجل وتلبیس" کے زیرِ عنوان وہی فرسودہ وبے ہودہ اعتراضات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبارات میں قطع وبرید کر کے کئے ہیں۔ جن کا بارہا جواب دیا جا چکا ہے۔

اعتراض کیا گیا ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضلیت کا دعوےٰ کیا۔ اور اس کے ثبوت میں یہ شعر پیش کیا گیا ہے۔ کہ ؎

منم مسیح زمان۔ ومنم کلیم خدا
منم محمد واحمد کہ مجتبےٰ باشد

مگر اس میں کوئی لفظ نہیں۔ جس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فضیلت کا ثبوت ملتا ہو۔ الفاظ "منم محمد واحمد" سے مراد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل بروزیت ہے۔ جیسا کہ حضرت سید عبدالقادر صاحب جیلانی کا یہ مشہور قول حضرت مہدی علیہ السلام سے متعلق ہے۔ کہ باطنہ باطن محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔ یعنی ان کا باطن محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا باطن ہوگا۔

مخالفین کو اگر ان الفاظ پر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمائے۔ اعتراض ہے۔ اور وُہ اس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فضیلت کا بے بنیاد استنباط کر سکتے ہیں تو کیا کہیں گے حضرت سید عبدالقادر صاحب جیلانی کے متعلق جو فرماتے ہیں:۔

"ہٰذا وجود جدی محمد صلے اللہ علیہ وسلم لا وجود عبدالقادر" (گلدستہ کرامات صٓ) یعنی یہ عبدالقادر کا وجود نہیں۔ بلکہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود ہے۔

اگر ایک غیر مامور کے اس قسم کے اقوال مسلمانوں کے نزدیک قابلِ اعتراض نہیں۔ تو اس مقدس انسان کے الفاظ پر اعتراض کرنا جس نے مامور من اللہ ہونے کا دعوےٰ کیا۔ انتہائی بے ہودگی نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ شعر پیش کیا گیا ہے۔ کہ ؎

زندہ شد ہر نبی بآمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم

یعنے میرے آنے سے ہر نبی زندہ ہو گیا اور ہر رسول میرے پیراہن میں نہاں ہے

اس اعتراض کے پیش کرنے سے پہلے بھی اگر سید عبدالقادر صاحب جیلانی کا یہ دعوےٰ ملاحظہ کر لیا جاتا۔ کہ لیس فی جبتی سوی اللہ (مکتوبات امام ربانی جلد اصٓ) یعنی میرے پیراہن میں اللہ تعالےٰ کے سوا کچھ نہیں۔ تو معترض کو غالباً یہ سمجھنے میں آسانی ہو جاتی۔ کہ اگر انبیاء کے پیراہن میں نہاں ہونے سے انبیاء پر افضلیت کا دعوےٰ مراد لیا جا سکتا ہے۔ تو پیراہن میں اللہ تعالےٰ ہی اللہ تعالےٰ سمانے سے یہ کیوں سمجھا نہیں جا سکتا۔ کہ نعوذ باللہ سید عبدالقادر صاحب جیلانی نے خدائے قدوس پر برتری کا دعوےٰ کر دیا۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شعر میں یہ بیان فرمایا ہے کہ میرے آنے سے پہلے ہر نبی کی تعلیم۔ اور نام دُنیا سے مٹتا جا رہا تھا۔ ہر نبی کی عظمت دلوں سے مفقود ہو رہی تھی۔ میرے آنے کی وجہ سے خدا نے ہر نبی کی تعلیم۔ اس کی عظمت اور اس کے نام کو زندہ کر دیا۔ اور اس طرح ہر نبی کا حلّہ مجھے دیا گیا۔ ہر نبی کا نام مجھے دیا گیا۔ اور جو کمالات انبیائے بنی اسرائیل کو ملے۔ وُہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں مجھے عطا کئے گئے۔ اس لحاظ سے آپ انبیاء علیہم السلام کو زندہ کرنے والے ٹھہرے۔

ایک اعتراض یہ کیا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لوگوں کو مخاطب کر کے جو یہ کہا ہے۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے صرف چاند گرہن ہوا اور میرے لئے سُورج اور چاند دونوں۔ اس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین ہوتی ہے۔ مگر اس میں توہین کا کونسا پہلو ہے۔ آپ تو یہ فرماتے ہیں۔ کہ اگر خسوف قمر کی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت تسلیم کی جاتی ہے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی بیان فرمودہ اس پیشگوئی کے مطابق کہ ان لمھدینا ایتین لم تکونا منذ خلق السموات والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ۔ یعنی مہدی معہود کے زمانہ میں سُورج اور چاند دونوں کو گرہن لگے گا۔ جب میری تائید کے لئے سورج اور چاند گرہن ہوئے۔ تو کیوں غور نہیں کیا جاتا۔ اور کیوں صداقت کی تلاش سے اغماض کیا جاتا ہے

ظاہر ہے۔ کہ اس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کا کوئی پہلو نہیں۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک پیشگوئی کی صداقت لوگوں کے سامنے رکھی گئی ہے۔ مگر عشقِ رسول کا جھوٹا دعوےٰ کرنے والے مسلمان رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان پیشگوئیوں کو نظر انداز کر دیتے۔ بلکہ صدورجہ کبر ورعونت سے کام لے کر ٹھکرا دیتے ہیں۔ باوجود اس کے دعوےٰ یہ رکھتے ہیں۔ کہ وُہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اور عظمت کے محافظ ہیں۔

اگر مسلمان واقعی اپنے دلوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عشق رکھتے اور آپ کی ہر بات کو تسلیم کرنا علامتِ نجات سمجھتے ہیں۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ وُہ آپ کی ان پیشگوئیوں کو بھی مانیں۔ جو مسیح موعود کے متعلق احادیث صحیحہ میں بیان کی گئی ہیں۔ اور جن کے مطابق موجودہ زمانہ میں خدا تعالےٰ کا ایک مامور دنیا کی [illegible]

مسجد شہید گنج کے متعلق احراریوں کا شرمناک رویّہ

مسلمانوں اور اُن کے لیڈروں کیخلاف کھلم کھلا دروغگوئی

مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں غداری اور فریب کاری کی جو سیاہی احراریوں کے چہرہ پر پھر چکی ہے۔ اسے دور کرنے کے لئے وہ بے حد ہاتھ پاؤں مار رہے اور مختلف مقامات پر پہنچ کر کے اسے دھونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن ہر جگہ انہیں زیادہ سے زیادہ ذلت اور رسوائی حاصل ہوتی جا رہی ہے۔ حتےٰ کہ کل تک جن کا یہ دعوےٰ تھا۔ کہ وہ آٹھ کروڑ فرزندانِ توحید کے راہنما ہیں۔ ان پر مسلمانوں کی طرف سے کھلم کھلا لعنتوں کی بوچھاڑ کی جاتی ہے۔ قادیان میں مقیم احراریوں نے بھی اس سلسلہ میں ۲۶ جولائی کو ایک مسجد میں کچھ لوگوں کو جمع کیا۔ جہاں ماسٹر تاج دین لدھیانوی نے ایک بے سروپا تقریر کی۔ جس میں جماعت احمدیہ کے متعلق حسب معمول بحث بدزبانی کرتے ہوئے یہ بھی کہا۔ کہ شہید گنج کی مسجد کے متعلق جو کچھ ہوا۔ یہ سب احمدیوں نے کرایا۔ اور مسلمانوں نے غلطی کی ہے۔ جب سکھوں کا اس مسجد پر قبضہ ہے۔ تو مسلمانوں کا کیا حق ہے کہ اس پر اپنا قبضہ جتائیں۔ اگر حکومت نے ان کو مسجد دینی ہوتی۔ تو پہلے ہی نہ دیدیتی مسلمان خاموش ہو جاتے۔ تو اچھا تھا۔ اور اس طرح سینکڑوں آدمی زخمی اور مقتول نہ ہوتے۔ ۱۹۳۵ء میں مولوی ظفر علی نے اپنے اخبار میں لکھا تھا۔ کہ اس مسجد پر پاخانہ بنایا گیا ہے۔ بہتر ہے۔ کہ اسے گرا دیا جائے۔ کیونکہ مسجد کو دیکھ کر مسلمانوں میں جوش پیدا ہوتا ہے مگر اب انہوں نے مسجد کے گرانے کی مخالفت کی پھر کہا۔ مرزائیوں نے پہلے سکھوں کو اکسایا۔ پھر مسلمانوں کی طرف آئے۔ مرزائیوں نے مسلمانوں کو مشتعل کیا۔ انہوں نے مسلمانوں کو تباہ کرانے کے لئے جس طرح بازی گر کھیل کھیلا کرتے ہیں۔ کھیل کھیلا ہے۔

یہ الفاظ پیش کر کے ہم لاہور کے ہر ایک مسلمان سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا وہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ احراری جو الزام احمدیوں پر لگا رہے ہیں اس میں حقیقت کا کوئی شائبہ پایا جاتا ہے۔ اور کیا یہ سچ ہے کہ آپ لوگوں کو احمدیوں نے کہا۔ کہ فساد کرو۔ اگر نہیں۔ تو اندازہ لگائیں۔ کہ احراری جھوٹ اور افتراء سے کس قدر کام لے رہے ہیں۔ اور آپ لوگوں پر فساد کرنے کا کھلم کھلا الزام لگا رہے ہیں۔

مولوی ظفر علی صاحب اور سید حبیب صاحب کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ جب عدالتوں کے فیصلے سکھوں کے حق میں ہیں۔ جب مسجد سکھوں کی ہو گئی۔ تو پھر تمہارا کیا حق ہے کہ تم اس پر قبضہ جتاؤ۔ جب مسلمانوں نے شور مچایا۔ تو مولوی ظفر علی اور سید حبیب لیڈر بن گئے۔ حکومت نے ان کو نظر بند کر دیا۔ گویا ان کی نظر بندی کے بعد مسجد مل گئی گویا شہید گنج کی مسجد کے متعلق مسلمانوں کے شور مچانے کی وجہ سے مولوی ظفر علی صاحب اور سید حبیب صاحب کو لیڈری میسر آئی۔ ورنہ کوئی ان کو لیڈر نہ سمجھتا تھا یا بالفاظ دیگر یہ کہ انہوں نے لیڈر بننے کے لئے مسلمانوں سے شور و شر کرایا۔ یہ ہے احراریوں کی طرف سے ان لوگوں کی خدمات کا بدلہ جو آڑے وقت میں مسلمانوں کے لئے اپنے آپ کو خطرہ میں ڈالنے کے لئے تیار ہو گئے اور جن کو اگر حکومت نظر بند نہ کر دیتی۔ تو جہاں تک ان سے ممکن ہوتا۔ کشت و خون تک نوبت نہ پہونچنے دیتے۔

سکھوں سے اپنے خاص تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے قادیان کے اس قبرستان کے متعلق جس کے بارے میں حال ہی میں احراریوں نے یہ شور مچایا تھا کہ احمدیوں نے اس کی قبریں مسمار کر دیں کہا۔ وہ جگہ در اصل یہاں کے سکھوں کی ہے۔ اس میں مرزائیوں نے قبریں بنا ڈالیں۔ وہ جگہ کسی کی ہے۔ وہ مالکانہ حیثیت سے سکھوں کی ہے سکھوں نے قبریں اکھیڑ کر زمین سے ملا دی ہیں؟ گویا قادیان کے مسلمانوں کو بتایا گیا۔ کہ شہید گنج کی مسجد تو الگ رہی۔ احراریوں کے یہاں مسلمانوں کی قبریں سکھوں کے حوالے کردی ہیں؛

احمدی خواتین پر ایک بدزبان احراری کے ناپاک حملے

اشتعال انگیزی اور فتنہ پردازی کی انتہا

تاج دین احراری کی جس تقریر کا دوسری جگہ ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں اس نے جماعت احمدیہ کے پیشوا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خلاف نہایت اشتعال انگیز بدزبانی اور بدگوئی کرنے کے علاوہ ایک نہایت ہی شرمناک حرکت یہ کی۔ کہ جماعت احمدیہ کی خواتین کے متعلق نہایت دل آزار الفاظ استعمال کئے۔ چنانچہ اس نے احمدیوں کے متعلق کہا ہماری عورتیں ایسی آبرو باختہ نہیں ہیں۔ جیسی کہ تمہاری عورتیں ہیں تمہاری عورتیں برقعہ میں لوگوں کو تاڑتی ہیں۔ تم جس آبرو باختہ عورت کو چاہو کسی احراری یا سکھ کے گھر میں بھیج دو۔ اور پھر شور مچادو۔ کہ ہائے ہماری عورتوں کو پکڑ لیا۔ ہماری عورتوں کی بے عزتی کی؛

پھر کہا مرزا محمود صاحب کو کہتا ہوں۔ کہ وہ اپنی روش کو بدلے۔ اور الفضل بھی ورنہ اس کے حق میں اچھا نہ ہوگا۔ اس کے بعد سرکاری حکام کو بھی کہتا ہوں۔ کہ یہ جب چاہتا ہے کسی آبرو باختہ عورت کو بھیج دیتا ہے۔ ان کی عورتوں کی مجلس کا پتہ لگایا جائے۔ کہ کس عورت کو بھیجے گا۔ اگر یہ کسی سکھ کے گھر میں یا ہندو کے گھر میں بھیجدے۔ تو نتیجہ کیا ہوگا سوائے فساد کے۔ میں حکام کو توجہ دلاتا ہوں کہ ان کو روکیں۔ ورنہ ان کی پھر کوئی برقعہ پوش عورت ہمارے گھروں میں آکر ہماری بے عزتی کرے گی۔ ہمارا کیا ہم تو ننگے ہیں ہمارا کیا ہوگا۔ اگر نقصان ہوگا۔ تو ان کا ہی ہوگا

آخر میں حاضرین کو مخاطب کر کے کہا۔ ابھی چند دن تم صبر کرو۔ اور زیادہ سے زیادہ پروپیگنڈا کرو۔ اور اس کا نتیجہ دیکھو۔ خدا کی قسم سکھ تو موجود ہیں۔ میں نے مولوی صاحب کے سامنے سکھوں کو کہہ دیا تھا۔ کہ یہ تمام کا تمام قبرستان تمہارا ہی ہے ہمیں اس سے کیا مطلب۔

یہ دل آزاری اور اشتعال انگیزی کا وہ شرمناک طریق ہے جو جماعت احمدیہ کے مرکز میں احراریوں نے اب اختیار کیا ہے۔ اور جس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ احمدی خواتین کی ہتک کے متعلق ان کے جو منصوبے ہیں ان کو عمل میں لانے کے لئے جماعت احمدیہ کے خلاف اس قسم کے ناپاک الزام تراش رہے ہیں۔ جن کا سننا بھی کوئی شریف انسان برداشت نہیں کر سکتا۔ متعلقہ حکام کو دیکھنا چاہیئے۔ کہ یہ کس قسم کا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ اور اگر اس کا انسداد نہ کیا گیا۔ تو اس کے نہایت خطرناک نتائج کا رونما ہونا یقینی ہے۔ احراریوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف بکواس کرنے کی جو کھلی اجازت ملی ہوئی ہے۔ اس کی وجہ سے وہ اس قسم کے ناپاک الزام لگا رہے ہیں۔ اور اس لئے لگا رہے ہیں۔ کہ جب اس قسم کے ناپاک جرم کا ارتکاب کریں تو ان الزامات کی آڑ میں پناہ لے سکیں۔ ہم ذمہ وار حکام کو قبل از وقت مطلع کرتے ہیں کہ وہ اس شرارت کے انسداد کا انتظام کریں؛

احمدیہ ایسوسی ایشن گوگی کا تار

جناب برکت علی صاحب سکرٹری احمدیہ ایسوسی ایشن گوگی (ریہما) مندرجہ ذیل تار ارسال کرتے ہیں۔

ممبران احمدیہ ایسوسی ایشن گوگی کو جماعت احمدیہ کے افراد اور اسکی قابل احترام ہستیوں پر حملوں کی خبر سنکر سخت صدمہ پہنچا۔ ہم اپنے بھائیوں کو ان واقعات کو بغیر انتقام لئے نہایت صبر سے برداشت کرنے اور اپنے پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے احکام کی کامل فرمانبرداری کرنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اگر احراری فتنہ پردازوں کو انکی قبیح سرگرمیوں سے روکا نہ گیا۔ تو عین ممکن ہے کہ صبر اس پابند قانون جماعت کے ہاتھوں سے نکل جائے۔ مندرجہ ذیل تار آج ہز ایکسیلنسی ہوم ممبر بہادر۔ ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب۔ چیف سکرٹری اور انسپکٹر جنرل پولیس کو بھیجا گیا ہے۔ احمدیہ ایسوسی ایشن گوگی کو ایک احراری کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر حملہ کی خبر سنکر سخت رنج ہوا۔ لہٰذا ہم گورنمنٹ سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ اس معاملے میں فوری اور مؤثر قانونی کارروائی عمل میں لائے۔ اور ایک کمیشن مقرر کیا جائے۔ جو اس بارے میں پوری پوری تحقیقات کرے؛

جماعت احمدیہ کے متعلق حکومت پنجاب کا ناقابل فہم رویہ

(از خواجہ عبدالرحیم صاحب بی۔اے۔ ڈیرہ دون)

دنیا کی ہر مہذب اور آئینی حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ رعایا کے جان و مال کی حفاظت کرے۔ لوگوں کو فساد سے روکے اور ملک میں امن قائم کرے۔ اس کے عوض میں رعایا سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ حکومتِ وقت کی فرمانبردار رہے۔ اور بوقتِ ضرورت ملک میں امن قائم کرنے میں تعاون کرے۔ حکومت اور رعایا کے درمیان یہ ایک قسم کا مجھوتہ ہے جس کا خیال دونوں فریقوں کو رکھنا پڑتا ہے۔ بعض حالات میں رعایا اپنے اقرار کو پورا نہیں کرتی۔ جس صورت میں حکومت قانون کی مشینری افواج اور پولیس کو حرکت میں لاکر اس پر عمل کراتی ہے۔ اسی طرح بعض دفعہ حکومتیں اور انکے نمائندے بھی اپنے عہد کو بھول جاتے ہیں۔ اور چونکہ رعایا کے پاس وہ طاقتیں نہیں۔ جو حکومت کے پاس ہوتی ہیں۔ اس لئے وہ احتجاج کرتی ہے۔ اور بعض دفعہ اس سے زیادہ خطرناک تدابیر عمل میں لاتی ہے۔ تا حکومت اپنے معاہدے کی قدر کرے۔

حکومتِ پنجاب نے جو رویہ دو مواقع پر اختیار کیا ہے۔ میں اسے اختصار سے بیان کرونگا۔ جس سے ہر انصاف پسند شخص کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ ایک صورت میں حکومت نے امن قائم کرنے کیلئے کوشش کی۔ اور کر رہی ہے۔ لیکن دوسری صورت میں باوجود حالات سخت خطرناک ہونیکے قطعاً کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ جسکی وجہ سوائے اسکے کچھ نہیں ہو سکتی۔ کہ پہلی صورت میں دونوں فریق قانون کو ٹھکرا کر جنگ و جدال پر آمادہ ہیں۔ اور دوسری صورت میں باوجود ایک فریق کی زیادتیوں، قانون کی لاپروائی اور انتہائی مظالم کے دوسرا فریق صبر کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔ ورنہ نامعلوم حالات کہاں سے کہاں پہونچ جاتے۔

مسجد شہید گنج لاہور کے متعلق جب سکھوں نے اس بات کا ارادہ کیا۔ کہ مسجد کو جو ان کے قبضہ میں ہے۔ گرادیں۔ تو مسلمانوں نے اس کی شدید مخالفت کی اور کہا۔ ان کے جذبات کو اس سے سخت ٹھیس لگے گی۔ اس لئے اُسے نہ گرایا جائے سکھوں نے اس بناء پر کہ قانون نے وہ جگہ ان کی قرار دی ہے۔ اور کسی کا حق نہیں۔ کہ ان کو ایسا کرنے سے روکے۔ مسجد کو گرادیا۔ حکومت نے امنِ عامہ کو خطرے میں دیکھتے ہوئے فوج اور پولیس منگوا کر گوردوارے کے گرد متعین کردیں۔ اور شہر کی پوری طرح حفاظت شروع کردی تا کسی قسم کا جھگڑا اور فساد نہ پیدا ہو۔ ہر عقلمند شخص یہی کہے گا۔ کہ حکومت نے امن قائم کرنے میں مستعدی کا ثبوت دیا۔ تاکہ دو قومیں آپس میں ٹکرا کر امنِ عامہ کو برباد نہ کریں۔

اس کے برعکس جب قادیان کے حالات پر غور کیا جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ احرار جماعت احمدیہ کی مملوکہ جائیداد دل میں دست اندازی کر رہے ہیں۔ مگر وہ افسر جو حکومت کی طرف سے جان و مال کی حفاظت اور امن کے قیام کے لئے مامور ہیں۔ سب کچھ دیکھتے ہوئے خاموش ہیں۔ اور باوجود توجہ دلانے کے ان کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔

علاوہ جائیدادوں پر غاصبانہ حملے کرنے کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور سلسلہ کے دوسرے بزرگوں کو نام لے لیکر ایسی ناپاک گالیاں دی جاتی ہیں۔ کہ جن کو سُنکر ہر احمدی کا خون کھولنے لگتا ہے۔ اور اگر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے پُر امن رہنے کا حکم نہ دیا ہو۔ تو نامعلوم کیا سے کیا ہو جاتا ہم بارہا حکومت پر واضح کر چکے ہیں۔ کہ ہم اپنی جانیں اور اموال اور عزتیں سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام و حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کر چکے ہیں۔ اور اپنی جانوں کو سلسلہ کی عزت قائم رکھنے کے لئے قربان کرنا عین سعادت خیال کرتے ہیں۔ اگر ہمارے ہاتھ اور ہماری زبانیں ہمارے پیارے امام نے اپنے احکام سے بند کی ہوتیں۔ تو احراریوں کو اس حد تک بڑھنے کی جرأت نہ ہو سکتی۔ ان حالات میں حکومت کو اپنا فرض ادا کرنا چاہئے۔ مگر حکومت اور اس کے نمائندے ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ اور ہم یہ بات سمجھنے سے بالکل قاصر ہیں۔ کہ حکومت کی تمام مشینری جو لاہور کے قضیہ کے متعلق تو حرکت میں آ سکتی ہے۔ وہ کیوں قادیان میں اس سے لاکھوں گنا زیادہ خطرناک اور اشتعال انگیز حالات میں حرکت میں نہیں آسکتی۔ کیا حکومت احمدیوں کو اپنی رعایا نہیں سمجھتی۔ اور ان کی جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کی ذمہ دار نہیں؟ اگر ہے۔ تو پھر تغافل کے کیا معنی۔

ہم حکومت کی فرمانبرداری ان صبر آزما حالات میں محض اس وجہ سے کر رہے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ اور اس کے رسُول نے ہمیں حکم دیا ہے۔ کہ تم ہر حالت میں حکومتِ وقت کی اطاعت کرو ورنہ ہم نہ بزدل ہیں اور نہ بے غیرت ہمارے سینے چھلنی ہو گئے ہیں۔ اور خون کھولتا ہے لیکن کیا کریں۔ جس کی خاطر جان دینا چاہتے ہیں۔ وہی ہمیں صبر کی تعلیم دیتا ہے۔ ہماری آنکھیں خون کے آنسو رو رہی ہیں۔ کہ ایک کمینہ۔ رذیل اور بزدل احراری حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر دن دہاڑے حملہ کرتا ہے۔ مگر کوئی اسے انگلی تک نہیں لگاتا۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ احمدی قادیان میں ظلم کر رہے ہیں۔ یا احمدیوں پر انتہا درجہ کا ظلم کیا جارہا ہے۔

غرض قادیان میں احراریوں نے اندھیر مچا رکھا ہے۔ اور وہ قانون شکنی اور فتنہ انگیزی میں حد سے بڑھ گئے ہیں لیکن حکومت اس بارے میں کوئی انتظام کرنا اور ان کی شرارتوں کو روکنا ضروری نہیں سمجھتی۔

درخواست ہائے دعا

شیخ فضل کریم خانصاحب بی۔اے گوجرخاں اپنے بھائی محمد رفیع صاحب کی صحت کیلئے۔ ماسٹر فضل الٰہی صاحب بھیرہ اپنی ہمشیرہ کی صحت کیلئے۔ اور خانزادہ عبدالرحمٰن صاحب بی۔اے ورنم خانصاحب پشاور نائب تحصیلداری کے عہدہ میں کامیابی کیلئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

موسم گرما کی رخصتوں کا قیمتی مصرف

آج کل تمام سکولوں میں موسم گرما کی رخصتیں ہو رہی ہیں۔ اور ہر شخص اس کوشش میں ہے کہ اس کی رخصتیں بہترین طریق سے گذریں۔ ہر شخص کے نزدیک بہتری کا معیار جداگانہ ہے۔ وہ شخص کہ جو اپنے اندر روحانیت رکھتا ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائگی کی تڑپ بھی رکھتا ہے۔ اس کا معیار یقیناً ہر صورت میں نہایت بلند اور ممتاز ہوتا ہے۔

چونکہ ہر ایک احمدی اپنے اندر یہ جذبہ رکھتا ہے۔ کہ جس طرح بھی ہو۔ بھولے بھٹکوں کو راہِ راست پر لایا جائے۔ اس واسطے ہر ایک احمدی کا خصوصاً ان کا جن کے لئے فراغت کے دن قریب آرہے ہیں۔ فرض ہے۔ کہ وہ اپنے اوقات کی قدر کریں۔ اور سلسلہ کی تبلیغ میں صرف کرنے کے لئے بہت جلد دفتر تحریک جدید میں اطلاع دیں۔ تا دفتر ہذا ان کے لئے کوئی موزوں مقام منتخب کر سکے۔ جہاں ان کی کوشش بہت جلدی نیک نتائج پیدا کر سکے۔ اللہ تعالےٰ سب احمدی بھائیوں کو اس امر کی توفیق دے۔ اور وہ دین کو دُنیا پر مقدم کرنے کے عہد سے عہدہ برآ ہو سکیں۔ (انچارج تحریک جدید)

ہر مبلغ کو ضروری اطلاع

جلسہ سیرت النبی کے لئے ۲۵ر نومبر ۱۹۳۵ء کی تاریخ مقرر ہو چکی ہے اس لئے حسب ذیل مضمون مقرر کئے گئے ہیں:۔

۱۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا صبر دشمنوں کی اذیتوں کے مقابل پر۔

۲۔ یتامیٰ کے ساتھ حسن سلوک اور اس کے متعلق تاکید۔

ہر ایک مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو چاہئے۔ کہ ان مضامین میں سے کسی ایک پر مضمون لکھکر ۵ر اکتوبر تک ایڈیٹر صاحب الفضل کے پاس بھیجدیں۔ تاکہ خاص نمبر وقت پر نکل سکے۔ اور اس کے لئے جلد سے جلد اطلاع دیں۔ کہ وہ کونسا مضمون اختیار کرینگے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

مسلمانوں کی طرف سے احراریوں کو ان کی تازہ غداری کا صلہ

قصور میں احراریوں کو دھکے

قصور ۲۵ جولائی۔ آج جامع مسجد قصور میں چند احراری لونڈوں نے جلسہ کرنے کی کوشش کی مسلمان مسجد میں کافی تعداد میں جمع ہو گئے۔ لیکن جب مجلس احرار کے نمائندے اپنی پوزیشن کی وضاحت کے لئے تقریر کرنے کو اٹھے۔ تو عوام نے انہیں بے نقط گالیاں دینا شروع کر دیں۔ کسی فرد واحد نے احراریوں کی تقاریر کا ایک لفظ تک نہ سنا اور سب نے متفقہ طور پر اعلان کیا۔ کہ ہم چندہ خور وصوبے کے بازار و افتراق پیدا کرنے والے احراریوں کی زبان سے ایک لفظ سننا گوارا نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد نمائندگانِ احرار کو دھکے دے کر مسجد سے نکال دیا گیا۔ قصور میں احرار کے خلاف سخت غیظ و غضب کی فضا پھیلی ہوئی ہے۔ مسلمان بازاروں میں گروہ در گروہ کھڑے احرار کو گالیاں دے رہے ہیں۔ اس وقت یہاں مجلس احرار کے خلاف سخت ہیجان ہے۔ (ریاست ۲۷ جولائی)

امرتسر میں احراریوں کی مٹی پلید

امرتسر میں آج کل احراریوں کی سخت مٹی پلید ہو رہی ہے۔ عوام الناس فحش گالیاں دیتے پھرتے ہیں۔ جلسوں میں ان کی جو گت بنائی جاتی ہے۔ وہ دیکھنے کے قابل ہے مختصر کوائف ارسال خدمت ہیں۔

۲۳ جولائی مسجد خیرالدین میں بوقت عشاء احرار نے ایک جلسہ کرنا چاہا۔ تو مسلم ینگ مین ایسوسی ایشن کے جلسہ میں آ بیٹھے۔ اور اعلان کیا۔ کہ مجلس احرار کے جلسہ کی کارروائی شروع ہوتی ہے۔ اتنا کہنا تھا کہ لوگ بھڑک اٹھے۔ اور کہنے لگے۔ غلط جھوٹ۔ کیونکہ اس میں احرار کا اس جگہ کوئی جلسہ نہیں۔ مسلم ینگ مین ایسوسی ایشن کا جلسہ ہے جس کے سننے کے لئے ہم یہاں آئے ہیں۔ اگر احرار نے جلسہ کرنا ہے تو شہر میں منادی کرائیں۔ پھر دیکھیں گے کتنی پبلک جلسہ میں آتی ہے۔ احراریوں کی جب یہ چال ناکام رہی۔ تو اتحاد اتحاد کا راگ الاپنا شروع کر دیا۔ انہوں نے کہا مسلمانو اتحاد کا وقت ہے تفرقہ سے بچو۔ اسلامی کام ہے مشترکہ جلسہ ہو گا۔ لوگوں نے کہا آج تم کو اتحاد و اتفاق کی سوجھی ہے۔ لاہور میں تمہارا اتحاد کہاں گیا تھا۔ جب مولانا ظفر علی خاں اور مولانا سید حبیب نے تمہاری منتیں سماجتیں کیں۔ کہ مسجد شہید گنج کے معاملہ کو اپنے ہاتھ میں لو۔ یا انجمن تحفظ مسجد شہید گنج کے ساتھ مل کر کام کرو۔ تو تمہیں سانپ سونگھ گیا۔ اب تمہاری دال نہیں گلتی۔ کہ جلسہ ینگ مین ایسوسی ایشن کا ہے۔ خاموشی سے بیٹھ کر سنو ورنہ ہم مجبور نہیں کرتے۔ کہ مزید یہاں بیٹھو۔ اس طرح احراری ہنڈیا کا ابال جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔ یعنی احراری چپ سادھ کر بیٹھ گئے۔ اور ینگ مین ایسوسی ایشن کا اجلاس ہوتا رہا۔ جس میں احراریوں کی اسلام دشمنی اور غداری کی خوب قلعی کھولی گئی۔

جب اس جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ تو جھٹ ایک احراری نے کھڑے ہو کر اعلان کیا۔ کہ اب مجلس احرار کا جلسہ شروع ہوتا ہے۔ اور سید عطاء اللہ شاہ صاحب تقریر فرمائیں گے۔ عطاء اللہ کا نام سنتے ہی پبلک نے شور مچا دیا۔ کہ عطاء اللہ غدار ہے۔ مسلمانوں کا دشمن ہے ہم اس کی تقریر نہیں سنیں گے۔ لوگ کھڑے ہو گئے۔ اور اتنا شور مچ گیا کہ کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی تھی۔ عطاء اللہ نے قرآن پڑھنا شروع کر دیا۔ احترام قرآن کے لئے لوگ خاموش ہو گئے۔ تو عطاء اللہ نے تقریر شروع کی۔ لوگوں نے پھر بڑا شور مچایا۔ اور بخاری صاحب اپنا سا منہ لے کر بیٹھ گئے۔ حاشیہ نشینوں سے سرگوشیاں کرنے کے بعد پھر کھڑے ہوئے اور کہا مسلمانو خدا کے لئے رسول کے لئے میری ایک بات تو سن لو۔ حاضرین چپ ہو گئے۔ بخاری صاحب نے کہا آپ کو مجلس احرار کے متعلق غلط فہمی ہو گئی ہے۔ کہ اس نے مسجد کے معاملہ میں کوئی دلچسپی نہیں لی۔ اصل بات یہ ہے کہ ہم لائلپور میں تبلیغ کانفرنس میں تھے۔ اور ہم نے وہاں یہ ریزولیوشن پاس کئے۔ لوگوں نے کہا کہ ہم تبلیغ کانفرنس کی کارگزاری کی رپورٹ سننے نہیں آئے۔ مسجد شہید گنج کے متعلق کچھ کہنا ہے تو کہو۔ شاہ صاحب نے کہا مسلمانوں تم اپنی سیزدہ صد سالہ تاریخ کی ورق گردانی کرو۔ لوگوں نے کہا ہم تاریخ کی ورق گردانی کرنے نہیں آئے۔ عطاء اللہ نے پہلو بدلتے ہوئے کہا آپ ہمارے پیچھے کیوں پڑے ہیں۔ ہم کوئی مسلمانوں کے ٹھیکیدار نہیں ہیں۔ کہ ان کے حقوق کی نگہبانی کریں۔ لوگوں نے کہا خوب مسلمانوں کے ٹھیکیدار نہیں۔ مسلمانوں کے چندوں کے ٹھیکیدار ہو۔ اس پر شاہ صاحب بہت سٹ پٹا گئے۔ اور رونی صورت بنا کر کہنے لگے خدا کے لئے میری ایک بات سن لو۔ یہ امرتسر شہر ہے۔ میں امرتسر کا رہنے والا ہوں۔ آپ مجھے جانتے ہیں میں آپ کو جانتا ہوں۔ یہ شور مرزائی کر رہے ہیں۔ جو مجھے تقریر کرنے نہیں دیتے۔ لوگوں نے کہا تم جھوٹ کہتے ہو ہم مرزائی نہیں ہیں ہم وہ ہیں۔ جن کو تم فرزندانِ توحید کہتے ہو۔ اور جن کے گاڑھے پسینہ کی کمائی تم شیر مادر کی طرح بغیر ڈکار لئے ہضم کر گئے ہو۔ آج ہم نے حق بات کہی ہے تو ہمیں مرزائی کہتے ہو۔ خدا کی لعنت اس پر جو ہمیں مرزائی کہے چاروں طرف سے آوازیں آئیں لعنت لعنت لعنت۔ عطاء اللہ پھر کھڑا ہوا اور کہا مسلمانو! تم کمزور ہو۔ سکھ بڑا طاقتور ہے۔ اس کے پاس تلوار ہے۔ اگر تم نے جتھے بازی شروع کی۔ اور مسجد شہید گنج کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ تو یاد رکھو دیہات میں جہاں تمہاری اقلیت ہے۔ سکھ تمہاری عورتوں کی بے حرمتی کریں گے۔ مسجدیں چھین لیں گے۔ اگر تمہارے جتھے لاہور گئے۔ تو راستہ میں سکھوں کی آبادی ہے۔ تمہیں راہ ہی میں ڈھیر کر دیں گے۔ اس لئے چپ چاپ گھروں میں بیٹھ جاؤ۔ عطاء اللہ کا اتنا کہنا تھا۔ کہ جلسہ میں ہنگامہ برپا ہو گیا۔ لوگوں نے عطاء اللہ کو وہ بے نقط سنائیں۔ کہ خدا کی پناہ۔ اور کہا او غدار شاہ تو ہم کو بزدلی کی تعلیم دیتا ہے۔ آج تیری حریت کدھر گئی۔ تیرا احرار کیوں گھاس چرنے چلا گیا۔ تو سکھوں کا ایجنٹ ہے۔ سکھوں سے تیری ساز باز ہے۔ او دغاباز شاہ تو نے ہمارا مال کھایا ہے آج خانۂ خدا میں نمک حرامی کرتا ہے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ تو نے اور تیرے ساتھ کی چنڈال چوکڑی نے قادیان کے قریب سکھوں سے زمین لی ہے۔ اور اس کے معاوضے میں مسجد فروخت کی ہے تو نے خانۂ خدا کی بے حرمتی کرائی ہے۔ خدا تیرا خانہ خراب کرے۔

عطاء اللہ نے کہا میں تو مصوری پہاڑ پر تھا۔ لوگوں نے کہا مال مفت دل بے رحم تو تبلیغ کی آڑ میں غریبوں کے مال ہتھیاتا ہے۔ اور پہاڑوں پر گل چھرے اڑاتا ہے۔ عطاء اللہ نے کہا تم کیا جانو میں کس مصیبت میں مبتلا ہوں۔ میں خدا کے عذاب میں گرفتار ہوں۔ میری بچی بیمار ہے میری بیوی بیمار ہے۔ میرے گھر میں عذاب الٰہی اترا ہوا ہے۔ میں بری طرح مصیبت میں گرفتار ہوں جو میرے ساتھ بیت رہی ہے۔ اللہ کرے مرزا محمود کو پیش آئے۔ لوگوں نے کہا کہ خدا کرے بخاری کو بخار چڑھے۔ اور آئے دن کے چندوں اور غداریوں سے مسلمانوں کی جان چھوٹے

آخر لوگوں نے شور مچا دیا۔ کہ غدار شاہ کی تقریر ہم نہیں سنیں گے۔ جلسہ بند کرو۔ چند منٹ احراری ایک دوسرے کا منہ تکتے رہے۔ آخر جب دیکھا کہ کوئی پیش نہیں جاتی۔ تو گھروں کی راہ لی۔

۲۴ کی صبح کو شہر کے دروازوں پر خالد یہ کمیٹی کے سکرٹری کی طرف سے دستی اشتہار آویزاں پائے گئے جس میں رات کے جلسہ کے حوالے سے عطاء اللہ کی بزدلی اور غداری پر اظہار نفرت کیا گیا۔ اور مجلس احرار سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ یا تو مسلمانوں کا ساتھ دیں۔ یا پھر مسلمانوں کی نمائندگی کے جھوٹے دعاوی سے دست بردار ہو جائیں۔

۲۴ جولائی بعد نماز عشاء، بیرون دروازہ بھگت نوالہ مسلمانان امرتسر کا جلسہ ہوا جس میں مجلس احرار کے رویہ کے متعلق اظہار نفرت کیا گیا۔ اور مسلمانوں کو آگاہ کیا گیا کہ احراری سکھوں سے ساز باز رکھتے ہیں سادہ مسلمانوں کو دیدہ دانستہ نقصان پہنچانے پر تلے ہوئے ہیں۔ مسلمان ان کی چالوں سے بچے رہیں۔ اور ان کے بہرے میں نہ آئیں۔ یہ غدار ہیں مسلمانوں کے پکے دشمن ہیں۔

مقررین نے عطاء اللہ بخاری سے کہا۔ کہ قادیانی تحریک کے بہانے سے تو نے ہزاروں روپے مسلمانوں سے لوٹ لئے ہیں۔ اور چار ہزار روپے کا مکان خریدا ہے۔ اگر تجھے روپے ہی کا لالچ ہے تو ہمارے ساتھ مل کر مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں کام کر ہم تجھے ایک مکان اور بنوا دیں گے۔ اگر تو میدان میں نہ نکلا تو لعنت ہے تیری زندگی پر۔ لوگوں میں بڑا سخت جوش پھیل گیا۔ احراریوں کے خلاف آوازے کسے۔ مجلس احرار مردہ باد غدار شاہ مردہ باد کے نعرے لگائے۔ (نامہ نگار از امرتسر)

خریداران الفضل جن کو وی پی ہونگے

جن خریداران الفضل کا چندہ ۱۶ جولائی ۳۵ء سے ۱۵ اگست ۳۵ء تک کسی تاریخ کو ختم ہے۔ ان میں سے بعض کے نام اخبار نمبر ۲۱ میں چھپ چکے ہیں۔ بقیہ نام درج ذیل ہیں۔ تا خریدار اپنا اپنا نام دیکھ کر قیمت بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ محاسب بھجوا دیں اس بات کو نوٹ کر لیا جائے۔ کہ وی پی وصول نہ ہونے کی صورت میں دفتری قواعد کے مطابق اخبار بند کر دیا جائیگا اور ایک احمدی کے لئے موجودہ حالات میں یہ روکاوٹ جس قدر تکلیف دہ ہو سکتی ہے وہ ظاہر ہے۔
مینیجر

نمبر خریداری — نام

۱۰۳۹۶ محمد عبد القدوس صاحب
۱۰۴۰۵ سید احمد صاحب
۱۰۴۰۹ بابو مبارک احمد صاحب
۱۰۴۱۱ اے لے ستری صاحب
۱۰۴۱۳ بابو نصیر احمد صاحب
۱۰۴۳۴ عبد السلام صاحب
۱۰۴۹۷ میر عبد السلام صاحب
۱۰۵۰۲ بابو رحمت اللہ صاحب
۱۰۵۰۶ محمد رشید خان صاحب
۱۰۵۰۹ خلیفہ کمال الدین صاحب
۱۰۵۱۴ بابو محمد سعید صاحب
۱۰۵۱۵ مولوی محمد عبد الحفیظ صاحب
۱۰۵۳۲ چوہدری اے حمید صاحب
۱۰۵۳۳ محمد علی صاحب
۱۰۵۴۱ حکیم محمد جمیل صاحب
۱۰۵۴۳ محکم الدین صاحب
۱۰۵۴۶ سید محمد محسن صاحب
۱۰۵۵۶ عبد القادر صاحب
۱۰۵۵۹ سید محمد عبد الحمید صاحب
۱۰۵۶۱ اساد الدین احمد صاحب
۱۰۵۷۴ مولوی محمد عرفان صاحب
۱۰۵۷۵ اے کے ملک صاحب
۱۰۵۷۷ ایم مظفر احمد صاحب
۱۰۶۰۰ میر مرید احمد خان صاحب
۱۰۶۱۰ خواجہ محمد یوسف صاحب
۱۰۶۱۳ مرزا غلام قادر صاحب
۱۰۶۴۴ صوبے خان صاحب
۱۰۶۲۱ ایس ایم حبیب صاحب
۱۰۶۴۶ بشیر احمد صاحب
۱۰۶۵۶ اہل پردہ صاحبہ سردار کوڑا خان
۱۰۶۵۷ سلطان محمد صاحب
۱۰۶۶۱ شیخ محمد رفیق صاحب
۱۰۶۷۱ حافظ محمد حسن صاحب
۱۰۶۷۸ سید عبد الغفور صاحب
۱۰۶۸۴ بشیر احمد صاحب
۱۰۶۸۵ نور محمد صاحب
۱۰۶۸۹ سید ناظر حسین صاحب
۱۰۶۹۴ شیخ محمد صدیق صاحب
۱۰۶۹۵ فضل الدین صاحب
۱۰۶۹۷ محمد عبد اللہ صاحب
۱۰۶۹۸ منشی محمد اسمٰعیل صاحب
۱۰۷۰۱ ڈاکٹر عبد اللہ صاحب
۱۰۷۰۸ احمد برادرز
۱۰۷۱۰ ملک صلاح الدین صاحب
۱۰۷۱۴ خورشید بیگم صاحبہ
۱۰۷۱۵ منشی عبد الحمید صاحب
۱۰۷۲۰ قاضی محمود الحسن صاحب
۱۰۷۲۱ حافظ سخاوت علی صاحب
۱۰۷۲۵ خواجہ علیم الدین صاحب
۱۰۷۲۶ عبد المجید صاحب
۱۰۷۲۷ پیر محمد سعید شاہ صاحب
۱۰۷۲۸ لال خان صاحب
۱۰۷۳۰ ملک بہادل شیر صاحب
۱۰۷۳۲ محمد شفیع صاحب
۱۰۷۴۸ گل محمد خان صاحب
۱۰۷۴۹ راجہ فضل داد خان صاحب
۱۰۷۵۵ فقیر عبد الرحمٰن صاحب
۱۰۷۵۸ سکرٹری صاحب
۱۰۷۶۱ مولوی غلام نبی صاحب
۱۰۷۶۴ چوہدری علی محمد صاحب
۱۰۷۶۵ حکیم مرزا فیض احمد صاحب
۱۰۷۶۶ چوہدری محمد ابراہیم صاحب
۱۰۷۷۰ چوہدری علم الدین صاحب
۱۰۷۷۲ چوہدری علی محمد صاحب
۱۰۷۷۶ سید فضل الرحمٰن صاحب
۱۰۷۷۷ مرزا محمد زمان صاحب
۱۰۷۸۳ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
۱۰۷۸۵ سید مہدی حسن صاحب
۱۰۷۸۶ عالمگیر صاحب
۱۰۷۸۷ نذیر احمد و غلام قادر صاحب
۱۰۷۸۸ حکیم ایم اے خلیل صاحب
۱۰۷۹۵ عبد الکریم صاحب
۱۰۷۹۸ ڈاکٹر محمد سلیم صاحب
۱۰۷۹۹ مولوی فتح علی صاحب
۱۰۸۰۱ چوہدری عبد الغفور صاحب
۱۰۸۰۲ مرزا اعظم بیگ صاحب
۱۰۸۰۷ منشی دانشمند صاحب
۱۰۸۱۰ سید محمد علی شاہ صاحب
۱۰۸۱۸ چوہدری غلام حسین صاحب
۱۰۸۲۰ محمد صدیق صاحب
۱۰۸۲۲ نصیر احمد صاحب
۱۰۸۲۴ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر شمس الدین صاحب
۱۰۸۲۵ فقیر اللہ صاحب
۱۰۸۲۷ سید بشیر احمد صاحب
۱۰۸۳۰ ملک محمد حیات خان صاحب
۱۰۸۳۱ احمد دین صاحب
۱۰۸۳۴ شیخ عبد الرحمٰن صاحب
۱۰۸۳۷ بابو محمد احمد صاحب
۱۰۸۴۰ پیر محمد اکبر صاحب
۱۰۸۴۱ محمد اکرم خان صاحب
۱۰۸۴۲ الف دین صاحب
۱۰۸۴۳ ایس جی جیلانی صاحب
۱۰۸۴۷ شیخ محمد رمضان صاحب
۱۰۸۴۹ ملک عطاء الرحمٰن صاحب
۱۰۸۵۶ فضل الدین صاحب
۱۰۸۵۸ خواجہ محمد اقبال صاحب
۱۰۸۵۹ سکرٹری صاحب
۱۰۸۶۲ چوہدری غلام محمد صاحب
۱۰۸۶۳ سید ولایت شاہ
۱۰۸۸۲ فرزند علی صاحب
۱۰۸۹۲ شیر محمد صاحب
۱۰۸۹۹ عبد الرحیم صاحب
۱۰۹۰۳ حکیم مہربان علی صاحب
۱۰۹۱۰ نصر اللہ خان صاحب
۱۰۹۲۳ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۰۹۳۳ میاں رشید احمد صاحب
۱۰۹۵۱ چوہدری محمد حسین صاحب
۱۰۹۵۴ مقبول احمد صاحب
۱۰۹۵۵ عبد الواحد صاحب
۱۰۹۵۷ محمد یعقوب صاحب
۱۰۹۶۸ عبد الخالق صاحب
۱۰۹۷۶ اللہ دتہ صاحب
۱۰۹۸۱ نصیر الدین احمد صاحب
۱۰۹۸۲ چوہدری فضل الٰہی صاحب
۱۰۹۸۳ زوجہ سلطان عالم صاحب
۱۰۹۹۹ حکیم محمد ہاشم صاحب
۱۱۰۰۳ عبد الکریم صاحب
۱۱۰۰۶ ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب
۱۱۰۱۲ سید طاہر محمد صاحب
۱۱۰۱۳ مولوی قطب الدین صاحب
۱۱۰۱۴ محمد منظور احمد صاحب
۱۱۰۱۹ ملک محمود الٰہی صاحب
۱۱۰۴۴ عبد الرؤف صاحب
۱۱۰۶۰ محمد الطاف صاحب
۱۱۰۶۲ مہر الدین صاحب
۱۱۰۶۷ محمد عباس صاحب
۱۱۰۷۱ چوہدری مولا بخش صاحب
۱۱۰۷۳ حافظ محمد الدین صاحب
۱۱۰۷۴ والدہ ایم سمیع اللہ صاحب
۱۱۰۷۷ منشی عبد الرحیم صاحب
۱۱۰۹۰ مستری محمد حنیف صاحب
۱۱۰۹۲ بھنڈی خان صاحب
۱۱۰۹۳ خواجہ عبد الحمید صاحب
۱۱۱۱۴ ایم خلیل الرحمٰن صاحب
۱۱۱۱۵ مبارک علی صاحب
۱۱۱۱۷ غلام احمد خان صاحب
۱۱۱۲۵ ملک عنایت اللہ صاحب
۱۱۱۲۶ محمد شریف صاحب
۱۱۱۴۴ ملک شیر محمد صاحب
۱۱۱۴۶ عبد المجید صاحب
۱۱۱۶۱ سکرٹری صاحب
۱۱۱۶۳ محمد عبد الرحیم صاحب
۱۱۱۷۰ چوہدری محمد تقی صاحب
۱۱۱۷۳ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب
۱۱۱۷۴ مولوی فضل الدین صاحب
۱۱۱۹۹ سعد اللہ خان صاحب
۱۱۲۰۱ چوہدری عبد المجید صاحب
۱۱۲۰۵ برکت علی صاحب

ایک آئیل انجن ڈرائیور

ایک صاحب آئیل انجن ڈرائیور کا کام جانتے ہیں۔ کئی ماہ اوکاڑہ میں کام کیا ہے۔ فٹر کا کام بھی جانتے ہیں۔ زمینداری کام کی بھی مہارت رکھتے ہیں۔ آپ پاشی انجنوں پر کام کرتے رہے ہیں۔ آج کل بیکار ہیں۔ اگر کوئی دوست ان کو کام دلانے میں مدد فرما سکیں۔ تو دفتر ہذا کو مطلع فرما کر ممنون فرماویں۔
ناظر امور عامہ

احمدی دندان ساز

ایک دوست جو کہ دندان سازی میں اعلیٰ مہارت رکھتے ہیں۔ اور اچھے تعلیم یافتہ ہیں کوئٹہ کے زلزلے کے باعث بے کار ہو گئے ہیں۔ مختلف شہروں کے احمدی دوستوں کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ وہ اطلاع دیں۔ کہ ان کے کاروبار کے واسطے کونسی جگہ مناسب ہوگی۔ اور دوست کس حد تک ان کی اخلاقی مدد کر سکتے ہیں۔
پریذیڈنٹ کوئٹہ ریلیف کمیٹی۔ قادیان

لاہور کے مستقل خریداروں کو اطلاع

چونکہ ڈاک میں پرچہ دوسرے روز پہنچتا ہے۔ اس لئے احباب لاہور کو اسی روز پہنچانے کے لئے نئے لوکل ایجنٹ کے ذریعہ تقسیم کا انتظام کیا گیا ہے۔ اپنی طرف سے پوری پوری کوشش کی گئی ہے۔ کہ پہلے انتظام میں بعض احباب کو جو شکایات پیدا ہو گئی تھیں۔ وہ نہ ہو سکیں اس انتظام کے ماتحت لاہور کے خریداروں کو ۲۸ جولائی سے پرچہ بھیجا جا رہا ہے۔ حساب کتاب اور پرچے وغیرہ نہ ملنے کے متعلق شکایات حسب سابق دفتر الفضل میں ہی آنی چاہئیں۔
مینیجر

ملازمتوں کے لئے امتحانات

مختلف آرسنلز میں کلرکوں کا امتحان عنقریب ہونیوالا ہے۔ ایسے امیدوار جن کی عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو۔ فوراً اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ تین تین کاپیاں پتہ کی چھوڑ کر دفتر امور عامہ میں بھیج دیں۔
(ناظر امور عامہ)

دوکان سرمہ ممیرا

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود و حکیم نور الدین صاحب رضؓ

عرصہ تیس سال سے یہ سرمہ تیار ہوتا ہے۔ ککروں۔ ابتدائی موتیا بند جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ آنکھوں سے پانی کا جاری رہنا۔ نظر کی کمزوری غرض تمام امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہوا ہے۔ اس کے باقاعدہ استعمال سے نظر بڑھ جاتی ہے۔ کئی دوستوں کی عینکیں جنہوں نے اس سرمہ کو استعمال کیا۔ اتر گئی ہیں جو اب بغیر عینک استعمال کے لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ چند شہادتیں نمونہ کے طور پر درج کرتا ہوں۔ ایسی ہزارہا شہادتیں موجود ہیں جن کا یہاں درج کرنا محال ہے۔

۱۔ جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب قادیان۔ اس سرمہ کے استعمال سے نظر تیز ہو جاتی ہے۔

۲۔ جناب مفتی فضل الرحمٰن صاحب طبیب قادیان۔ یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ نظر تیز کرتا ہے اور مقوی بصر ہے۔ میں نے آزمایا ہے۔

۳۔ جناب چودھری فتح محمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان۔ اس سرمہ سے نظر تیز ہوتی ہے۔ پہلے میں بندوق کا نشانہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اب دور سے دیکھ سکتا ہوں۔

۴۔ جناب میر محمد اسحاق صاحب قادیان۔ آپ کے سرمہ کی خوبیوں کے ہم قائل ہیں۔

۵۔ جناب عبد الغنی صاحب آفیسر فراش خانہ پٹیالہ۔ میں نے سولہ روپے کی عینک آپ کے سرمہ کے استعمال کرنے کی وجہ سے چھوڑ دی ہے۔

۶۔ جناب ملک مولا بخش صاحب اوورسیر قادیان۔ میری آنکھوں کی ہر قسم کی تکلیف آپ کے سرمہ سے رفع ہو گئی ہے۔ اب بغیر عینک پڑھ سکتا ہوں۔

ترکیب استعمال صبح و شام دو دو سلائیاں آنکھوں میں ڈالی جائیں۔

خالص ممیرا ۳ ماہ کے لئے رعایتی فی تولہ قیمت صر { پہلی قیمت دس روپے فی تولہ تھی

سرمہ قسم خاص ۳ ماہ کے لئے رعایتی فی تولہ قیمت صر { پہلی قیمت دس روپے فی تولہ تھی

سرمہ درجہ اول قیمت فی تولہ عہ

" سیاہ " " عہ

ست سلاجیت " " ۱۲ر قسم دوم ۸ر

سید احمد نور کابلی دوکان سرمہ ممیرا قادیان پنجاب

اڑھائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر پچاس روپیہ ماہوار منافعہ حاصل کیجئے

آہنی خراس (بیل چکی)

ہمارے آہنی خراس چھوٹے پیمانے پر آٹے کی پسائی کا بہترین ذریعہ ہیں۔ ہر قسم کے غلہ جات کے علاوہ ان میں ہلدی نمک بھی پیسا جاتا ہے۔ اس چکی میں اناج کے اصلی جوہر تشو و نما ضائع نہیں ہوتے آٹا ڈیڑھ من دانہ پانچ من فی گھنٹہ تیار ہوتا ہے اعلیٰ میٹیریل اور بہترین نگرانی میں تیار ہو کر اطراف ملک سے بکثرت طلب ہو رہے ہیں۔ اڑھائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر کم از کم پچاس روپیہ ماہوار منافعہ حاصل کیجئے

تفصیلی حالات اور قیمتیں معلوم کر کے آپ یقیناً خوش ہونگے۔ علاوہ ازیں فلور ملز بیلنے جات۔ انگریزی ہل جات کٹرز۔ بادام روغن۔ سیویاں۔ قیمے اور چاولوں کی مشینیں اور زرعی آلات و دیگر مشینری منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست **مفت طلب کیجئے۔**

شہرہ آفاق آہنی رہٹ

آبپاشی کا بہترین اور کم خرچ طریقہ

پرانے اور دقیانوسی سامانوں کی بجائے ہمارے ترقی یافتہ رہٹ کیوں نہیں لگا لیتے۔ اعلیٰ میٹیریل اور بہترین نگرانی میں تیار کئے جاتے ہیں پائیدار اور بافراط پانی دینے میں بےنظیر ثابت ہو چکے ہیں پانی کی اوسط پیداوار نمایاں طور پر بڑھ جائیگی۔ روزمرہ کی مرمت اور بگڑنے کے جھنجھٹوں سے آپ ہمیشہ کیلئے بےفکر ہو جائینگے۔ ماہران زراعت ان رہٹوں کی پرزور سفارش کرتے ہیں پرانی قسم کے چوبی رہٹوں کے تمام نقص اور خرابیوں کا خاتمہ کر دیا ہے۔

اصلی اور اعلیٰ مال منگانے کا قدیمی پتہ:- **ایم اے رشید اینڈ سنز انجنیئرز بٹالہ۔ پنجاب**

استاد کی ضرورت

ہمیں ایک ایسے استاد کی ضرورت ہے جو لڑکیوں کو انٹرنس تک تیاری کرا سکے۔ حساب اور انگریزی اچھی طرح جانتا ہو۔ سب سے زیادہ ضروری یہ امر ہے کہ اس نے پہلے ایسے امتحانات دلائے بھی ہوں۔

درخواستیں بنام ب معرفت **مینیجر الفضل** بھیجی جائیں۔

فاسفورس کا تیل

طبی کمپنی دہلی کا بنایا ہوا فاسفورس کا تیل تمام ہندوستان میں مشہور ہے۔ اور ہندوستان کے باہر بھی افغانستان اور مشرقی اور جنوبی افریقہ اور مصر و سوڈان میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ہر قسم کا درد پانچ منٹ میں دور کر دیتا ہے قیمت دو اونس کی شیشی ایک روپیہ

شربت فاسفورس

طبی کمپنی دہلی کا بنایا ہوا شربت فاسفورس مقوی اعصاب اور محرک قوت مخصوص ہے۔ بارہ گھنٹے میں اثر ظاہر ہو جاتا ہے۔ ڈھائی اونس کی شیشی کی قیمت ۱ر محصول ۸ر۔

پتہ:- **طبی کمپنی دہلی**

بال عمر بھر نہ اُگیں!

گورنمنٹ آف انڈیا سے باضابطہ رجسٹری شدہ

سوپیو (رجسٹرڈ)

دنیا بھر میں اپنی قسم کی واحد دوائی ہے۔ جس کے استعمال سے غیر ضروری بال ایک دفعہ دور ہو کر عمر بھر پیدا نہیں ہوتے گذشتہ پانچ سالوں میں ہزاروں لوگ اس حیرت انگیز ایجاد کا فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ آپ بھی محروم نہ رہیں۔ قیمت فی شیشی ۱ر تین شیشی صہ روپے محصولڈاک علاوہ ملنے کا پتہ:- **سوپیو فارمیسی رجسٹرڈ لاہور**

ہندوستانی ممیرے کا سرمہ سیاہ و سفید رجسٹرڈ نمبر ۵۷

یہ آنکھوں کی اکسیر و بےنظیر دوا ہے۔ سینکڑوں روپیہ کی دوائیں اچھے سے اچھے علاج جن بیماریوں میں فائدہ نہ دیتے تھے۔ اس سرمہ سے فائدہ ہوا۔ آنکھوں سے پانی بہنا نگاہ کی کمزوری دھوہے۔ ککرے۔ انکھ چینی۔ پرانی لالی۔ جالا۔ پھلی۔ جبڑ۔ ناخونہ ایسے سخت امراض میں چند دن لگانے سے آنکھیں بھلی چنگی معلوم ہوتی ہیں دماغی محنت کرنیوالوں کی گرمی۔ جلن دور کرکے ٹھنڈک پہنچاتا ہے بینائی تندرست آنکھوں کا نگہبان ہے۔ نمونہ مفت منگوا لو۔ اور آزما لو۔ قیمت فی تولہ عہ معہ خوبصورت سرمہ دانی و سلائی کے عہ تولہ سرمہ سفید قسم اعلیٰ سچے موتیوں و بیش قیمت ادویات سے مرکب نہایت سریع الاثر قیمت ۱۰ روپے تولہ منگوانے کا پتہ۔

مینیجر اودھ فارمیسی ہردوئی

نوٹ:- مسافران ریل کی سہولت کو سٹیشن ہردوئی پر بھی یہ سرمہ فروخت ہوتا ہے۔

الفضل کے پرانے فائل

یہ فائل نہایت قیمتی چیز ہیں۔ جو خاص وجوہات کی بناء پر نہایت سستے فروخت کئے جا رہے ہیں۔ قیمت بغیر محصولڈاک صرف چار روپے ہے۔ احباب جلد منگا لیں۔ ورنہ پھر کسی قیمت پر دستیاب نہ ہو سکیں گے۔ مینیجر الفضل

"کوئی بیماری لاعلاج نہیں ہر ایک بیماری کا علاج ہو سکتا ہے"

"بعض بیمار بالکل مایوس ہو جاتے ہیں یہ غلطی ہے بیمار کو چاہیئے کہ توبہ استغفار میں مصروف ہو"

(کلام مسیح موعودؑ)

مذکورہ بالا کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ہے۔ جو اخبار بدر مورخہ ۴ر اکتوبر ۱۹۰۶ء میں درج ہے۔ یہ کلام حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی تشریح کرتا ہے۔ جو آپ نے فرمایا ہے ولکل داءٍ دواءٌ۔ ہر مرض کا اللہ تعالیٰ نے علاج مقرر کیا ہوا ہے۔ میں قوم کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ ہر ایک مریض کے امراض کی نہایت محنت سے تشخیص کرکے علاج کرتا ہوں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی ذرہ نوازی ہے۔ کہ علاج میں نوے فیصدی کامیابی ہو رہی ہے۔ میں اپنے سابقہ مضامین میں جو "الفضل" میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ بعض امراض کا نام اور دواء کی قیمت لکھ آیا ہوں۔ لیکن آج کی صحبت میں بعض امراض کے متعلق وضاحت سے لکھ دیتا ہوں۔

پتھری کے امراض:۔ پتھری انسان کے اندر بالکل تجربہ اطباء کے نزدیک کئی اعضاء میں پیدا ہو سکتی ہے۔ مگر جو زیادہ مشہور اور عام پیدا ہونے والی۔ اور جس پر یورپ کے ڈاکٹروں کو بھی اتفاق ہے۔ وہ جگر۔ گردے۔ مثانہ ہیں

جگر یا پتہ کی پتھری:۔ یہ پتھری دراصل صفراوی مادہ کا متحجر (پتھر کی مانند) ہو جانا ہے۔ اس کے ساتھ درد کے دورے ہوتے ہیں۔ اور جب دورہ ہوتا ہے تو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ جو برداشت سے باہر ہو جاتی ہے۔ اس سخت درد کی وجہ سے اس کو "وجع الکبد" "درد جگر" "قولنج کبدی" اور ڈاکٹری میں "بلئیری کالک" Biliary Colic "ہیپٹک کالک" Hepatic Colic کہتے ہیں۔ گو یا درد کی وجہ سے یہ مرض بھی ویسا ہی ہے۔ جیسا انتڑی کی قولنج ہوتی ہے۔ اس مرض کا علاج تین ماہ سے چھ ماہ تک ہوتا ہے یعنی کم از کم تین ماہ اور زیادہ سے زیادہ چھ ماہ تک ہوتا ہے۔ یہ مدت کی کمی بیشی پتھری کی مقدار اور مدت مرض کی وجہ سے ہے۔ ایک ماہ کے لئے دوا کی قیمت ۲ دو روپے ہے

گردے اور مثانے کی پتھری:۔ یہ پتھری تین قسم کے مادوں کے متحجر (پتھر کی مانند) ہونے سے پیدا ہو جاتی ہے (۱) یورک ایسڈ کی پتھری۔ یہ بھورے سرخی مائل رنگ کی سخت ہوتی ہے۔ اور عموماً گردے میں پیدا ہوتی ہے۔

(۲) فاسفیٹ آف کیلسیم کی پتھری۔ یہ زردی مائل۔ ملائم۔ بیضوی شکل کی ہوتی ہے اور عموماً مثانے میں پیدا ہوتی ہے (۳) اوکسیلیٹ آف لائم کی پتھری:۔ یہ سیاہ رنگ۔ کھردری۔ سخت۔ خاردار۔ اور بھاری ہوتی ہے۔ یہ عموماً گردے میں پیدا ہوتی ہے اور نسبتاً اس کے کیس کم واقع ہوتے ہیں۔ لیکن اس کی تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔ اور پیشاب کے ساتھ کبھی کبھی خون اور کبھی پیپ آتی ہے۔ جب گردے میں پتھری ہو۔ تو اس کی علامات مندرجہ ذیل ہیں۔ کمر کے کسی کنارے یا دونوں طرف گردوں کے مقام پر ہمیشہ درد سا رہتا ہے۔ سخت درد دوروں سے ہوتا ہے۔ درد کی ٹیسیں ران تک اور کبھی حشفہ تک جاتی ہیں۔ درد اس طرح کا ہوتا ہے۔ جیسے کوئی سوئی چبھو رہا ہے۔ مثانے کی پتھری کی علامات حشفہ اور سیون میں درد ہوتا ہے۔ بار بار پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔ اگر پتھری نالی کے منہ کے سامنے آجائے۔ تو پیشاب رک رک کر آتا ہے۔ اور کبھی بند ہو جاتا ہے۔

پتھری نمبر ۱ و ۲ کا علاج تین ماہ سے چھ ماہ تک ہے۔ یعنی پتھری کی مقدار اور مدت کے مطابق ہوتا ہے۔ ایک ماہ کی دوا کی قیمت دو روپے ہے۔ اور پتھری نمبر ۳ کا علاج چھ ماہ سے ایک سال تک ہے۔ اور ایک ماہ کی دوا کی قیمت تین روپے ہے۔

نوٹ:۔ گردے اور جگر کا اپریشن خطرے سے خالی نہیں۔ اور اس میں نوے فیصدی موت ہے۔

بارگاہِ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو ٭ مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے (مسیح موعودؑ)

حکیم مولوی نظام الدین ممتاز الاطباء قادیان ضلع گورداسپور

محافظِ جنین

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاطِ حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز۔ پیلے۔ دست۔ قے۔ پیچش۔ درد پسلی۔ یا نمونیہ۔ ام الصبیان۔ پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے۔ پھنسی۔ چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمے سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاطِ حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کرکے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۱ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج "حب اٹھرا" رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے اس کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست مضبوط اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ مکمل خوراک ۱۱ تولہ ہے۔ یکدم منگوانے پر ۱۲ علاوہ محصول ڈاک۔ پتہ:۔

المشتہر:۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ہیضہ!

اگرچہ ایک خوفناک و مہلک وبا ہے تاہم

تمہارے گھر کا بھیدی

امرت دھارا (رجسٹرڈ)

اس کیلئے بھی ہمیشہ ایک مؤثر حفظ ما تقدم اور کامل علاج ثابت ہوئی ہے۔ علاوہ ازیں بے شمار امراض عمومی و خانگی تکالیف کیلئے نہایت ضروری دوا ہے

ہمیشہ اپنے پاس رکھیے!

قیمت فی شیشی سالم دو روپیہ آٹھ آنہ۔ نصف شیشی سوا روپیہ۔ نمونہ کی شیشی آٹھ آنے

2/8/-   1/4/-   -/8/-

احتیاط! نقلوں سے بچو۔ کیونکہ صحت و دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر دکھ و تشویش کو بڑھا دیگی۔ صحت کے معاملہ میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ امرت دھارا ۹۳ لاہور

المشتہر:۔ منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

احراریوں کی کھلی ہوئی ذلت و رسوائی

لاہور ۲۷ جولائی۔ آج ہفتہ کے روز لاہور میں امن اور سکون رہا۔ مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں کوئی عدم تعاون کی کوشش یا مظاہرہ نہیں ہوا۔ اخبار رسول لکھتا ہے ہفتہ کی شام کو برکت علی محمڈن ہال میں جو مسلمانوں اور احرار لیڈروں کا مشترکہ اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں خوب شور و غوغا مچا بھی چند ایک تقریریں ہی ہوئی تھیں۔ کہ ہنگامہ خیزی شروع ہوگئی۔ اور جب سکون قائم کرنے کی تمام کوششیں اکارت گئیں۔ تو ایک گھنٹہ کے بعد اجتماع کو منتشر ہونا پڑا

احرار نمائندوں کی جو پنجاب اور صوبہ سرحد کے مختلف حصوں سے لاہور میں جمع ہوئے تھے۔ دفتر احرار بیرون اکبری دروازہ میں میٹنگ ہوئی۔ تقریباً آٹھ گھنٹے تک ان کا جلسہ ہوتا رہا۔

لاہور کے گزشتہ واقعات احراری صفوں میں تفریق و انتشار پر منتج ہوگئے ہیں۔ احراریوں میں سے بعض کا یہ منشا ہے کہ احمدیوں کے خلاف "نبرد آزمائی" کے پروگرام کو اختیار کیا جائے۔ تاکہ عامۃ المسلمین کے اندر احراریوں کے خلاف نفرت کی رو کو روکا جائے۔ لیکن احرار ہیڈ کوارٹر کا ایک طاقتور طبقہ پھر اس پروگرام کے جو ان کو عدم تعاون کی طرف لے جائے۔ اور ان کے انتخابات لڑنے کے پروگرام میں خلل انداز ہو خلاف ہے۔ اس طرح حالات موجودہ میں احرار کی طرف سے یا کسی اور اسلامی جماعت کی طرف سے مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں۔ یا کسی اور امر پر تحریک عدم تعاون کے احیاء کی کوئی امید نہیں کی جاسکتی۔ مسلمانوں کی تمام کوششوں کا مرکز کچھ عرصہ کے لئے اغلباً لیجسلیچر میں تحفظ اوقاف اسلامی کا قانون پاس کرانا ہوگا۔

اخبار پرتاپ ۲۹ جولائی لکھتا ہے۔ امرتسر ۲۸ جولائی۔ کل بعد نماز جمعہ مسجد خیرالدین میں مسلمانوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں مسٹر عزیز ہندی نے اپنی تقریر میں مجلس احرار کے خلاف سخت الزامات لگائے۔ مسٹر عبدالکریم مباہلہ والا جواب دینے کے لئے کھڑا ہوا تو جلسہ میں سخت گڑبڑ مچ گئی مسلمانوں نے کئی بار اس کو پاؤں سے کھینچ کھینچ کر منبر سے گرانے کی کوشش کی۔ مگر وہ ہر دفعہ منبر پر چڑھ کر تقریر شروع کر دیتا۔ آخر لوگوں نے شامیانہ کی رسیاں کاٹ کر شامیانہ کو گرا دیا۔ جلسہ میں حالات اس قدر بگڑ گئے تھے۔ کہ ہاتھا پائی تک نوبت پہنچ گئی۔

معزز معاصر اخبار "سیاست" ۲۸ جولائی "جماعت احرار کی ذلت و رسوائی" کے عنوان کے ماتحت لکھتا ہے "برعکس نام زنگی نہند کافور" کی مصداق "جماعت احرار اسلام" آنجہانی نے حال ہی میں جو اپنے غدارانہ اور منافی اسلام رویہ سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ یہی جماعت صحیح معانی میں بجائے "فدایان وطن" "بندگان بطن" کہلانے کی بدرجہ اولیٰ مستحق ہے۔ اس پر مسلمانان پنجاب نے ہر جگہ اس کی ویسی ہی آؤ بھگت کی۔ جس کی وہ سزاوار تھی۔ لاہور میں مسلمانوں نے مولوی عطاء اللہ شاہ مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی وغیرہما کو مسجد میں تقریر کرنے سے نہ صرف روکا۔ بلکہ بڑی ذلت کے ساتھ نکال باہر کیا۔ پنجاب کے دوسرے شہروں سے بھی احراریوں کی تذلیل کی دھڑا دھڑ اطلاعیں موصول ہو رہی ہیں۔ چنانچہ امرتسر میں منگل کی رات کو مسلمانوں کا ایک جلسہ ہوا۔ جلسہ سے واپس ہوتے ہوئے مسلمانوں نے مجلس احرار کے دفتر پر ہلہ بول دیا۔ اور بالاخانہ پر چڑھ کر انہوں نے احرار کا جھنڈا جس کا اس وقت ان کے دفتر پر لہرانا مسلمانوں پر بے حد شاق گزر رہا ہے۔ پھاڑ ڈالا اور احراریوں کو بہت سی لعنت ملامت کر کے بعد وہ تک وہاں سے "احرار مردہ باد" "شہدوں کا ٹھکانا جہنم" وغیرہما کے نعرے لگاتے ہوئے رخصت ہوئے۔"

اخبار "سیاست" دوسری جگہ لکھتا ہے مجلس احرار نے جن کے پاس کوئٹہ فنڈ اور قادیانی تبلیغ فنڈ کا کافی روپیہ جمع ہے۔ اور جو کوئٹہ کے مظلوموں کو ایک پائی دینا پسند نہیں کرتے۔ وہ احرار نہایت شان سے خوبصورت کاغذ پر لمبے چوڑے اشتہار اپنی سنہری در وپہلی مصلحتوں کی بناء پر شائع کرتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ وہ مسلمانوں کے حق میں کوئی کلمہ خیر کہتے مسلمانوں میں افتراق و نفاق کا بیج بوتے ہیں۔ اور ایسے ایسے جھوٹ تراشتے ہیں کہ جن کی کوئی حقیقت نہیں۔

اخبار احسان جلسہ احرار لاہور کے متعلق لکھتا ہے۔ انجمن تحفظ مسجد شہید گنج اور مجلس احرار اسلام ہند کے راہنماؤں کی طرف سے مجلس مشاورت کے انعقاد کا اعلان کیا گیا تھا۔ پنجاب اور صوبہ سرحد اور پنجاب کے مختلف اضلاع کی جہت سے مندوبین مجلس مشاورت میں شرکت کی غرض سے لاہور تشریف لائے۔ چونکہ لاہور کے مندوبین کو اجلاس کی اطلاع نہیں دی گئی تھی۔ اسی لئے وہ مجلس مشاورت میں شامل نہ ہو سکے صبح کے وقت محمڈن ہال میں۔ مجلس احرار اور انجمن تحفظ مسجد شہید گنج کے مندوبین کا مشترکہ اجلاس غلام غوث سرحدی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں اس بات کا اظہار کیا گیا۔ کہ مسجد کے حصول کے لئے اب مسلمانوں کو کونسا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے۔ اس پر عنایت اللہ صاحب مشرقی نے کہا۔ کہ سب سے پہلے اس بات کا فیصلہ کرنا چاہیئے۔ کہ آیا مسجد شہید گنج سکھوں سے حاصل کرنا ہے یا چھوڑ دینا ہے۔ اس پر جلسہ میں گڑبڑ ہوگئی۔ عبدالمجید قریشی جو اپنے تقریر کے لئے کھڑے ہوئے لوگوں نے شور مچا دیا۔ کہ قریشی صاحب بیٹھ جائیں۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے ٹوڈیانہ بیان شائع کیا ہے۔ ہم سننا نہیں چاہتے۔ بعض لوگوں نے قریشی صاحب کی قمیص بھی پھاڑ دی۔ آخر ناکام ہو کر جلسہ ختم کرنا پڑا۔

ضروری خبریں!

نئی دہلی ۲۷ جولائی۔ ڈاکٹر انصاری۔ ڈاکٹر بی۔ سی رائے۔ مسٹر آصف علی اور چودھری خلیق الزمان کانگرسی رہنماؤں کا ایک مشترکہ بیان شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے۔ "کانگرس کا مقصد اور ملک کی حالت کا تقاضا یہ ہے۔ کہ کانگرس قوت اقدام اور تیغ کی تمام ملازمتوں پر قبضہ کرلے۔"

کانپور ۲۶ جولائی۔ کل رات شہر کے ایک محلہ میں ایک سکھ نے عالم دیوانگی میں چھ قتل کر دئے۔ مقتولین میں سے اس کی بیوی بھی تھی۔

مظفرپور ۲۵ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ پولیس آل انڈیا دیہاتی صنعتی ایسوسی ایشن کی سرگرمیوں کی سخت نگرانی کر رہی ہے۔ اور وہ اس بات کی جانچ پڑتال میں مصروف ہے۔ کہ ایسوسی ایشن کس قسم کا کام کر رہی ہے۔ اور عوام پر اس کا کیا اثر ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ پولیس کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ایسوسی ایشن کے ساتھ سرکاری افسروں کے اشتراک عمل کی تحقیقات کر کے حکومت کو اطلاع دے۔

واشنگٹن ۲۵ جولائی۔ مسٹر کنگ ممبر سینٹ نے ایک ریزولیوشن پیش کیا ہے۔ کہ امریکہ کو جرمنی سے سیاسی تعلقات منقطع کرنے چاہئیں کیونکہ اس نے وہاں کے یہودیوں اور رومن کیتھولکس پر سختی کر کے امریکہ کے ساتھ عہد و پیمان کی شرائط کو نہیں نبھایا

ہیگ ۲۶ جولائی۔ کابینہ وزارت مستعفی ہوگیا ہے۔ ہیدرلینڈ کی ملکہ صورت حالات پر غور کر رہی ہے۔ اس نے ایک کیتھولک لیڈر کو کابینہ کی تشکیل کے لئے کہا ہے۔ لیکن وہ تیار نہیں کیونکہ کیتھولک پارٹی حکومت کی اقتصادی حکمت عملی کے خلاف ہے۔

نیلور ۲۴ جولائی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ یہاں ایک گاؤں میں دن کے وقت آگ لگ گئی۔ جس سے تخمیناً دو ہزار روپیہ کا نقصان ہو گیا۔ ایک آدمی بھی جل کر مر گیا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی